دیا تھا اس سے جمہور علماء نے یہ استدلال کیا ہے کہ غائب شخص کے خلاف فیصلہ دینا جائز
ہے لیکن فقہاء احناف یہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ہند کو مسئلہ بتایا
تھا حضرت ابوسفیان کے خلاف فیصلہ نہیں کیا تھا

باب حدیث زید بن عمرو بن نفیل

ان کا نام حضرت زید بن عمرو بن نفیل بن عبد العزیٰ ہے یہ حضرت سعید بن زید کے والد
ہیں، جو عشرہ مبشرہ میں سے ایک ہیں، اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے عم زاد ہیں
حضرت زید بن عمرو توحید کے متلاشی تھے اور بتوں سے اور شرک سے الگ ہو گئے تھے لیکن
نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام کی بعثت سے پہلے فوت ہو گئے تھے ان کے دین کے متعلق
آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا! ان کو اس طرح اٹھایا جائے گا کہ وہ
اکیلے ایک امت ہیں، وہ میرے اور حضرت عیسیٰ بن مریم کے درمیان ہیں

"واللہ ما منکم علی دین ابراھیم غیری"

حدیث نمبر 3828:

ابو اسامہ نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا ہے کہ وہ کہتے تھے!
"میرا معبود وہ ہے جو حضرت ابراھیم کا معبود ہے اور میرا دین وہ ہے جو حضرت ابراھیم کا دین ہے"

ابو قتادہ کی روایت میں اس طرح ہے!
"انہوں نے بتوں کی عبادت کو ترک کر دیا تھا اور بتوں کے نام پر جن جانوروں کو ذبح کیا
جاتا تھا ان کے کھانے کو ترک کر دیا تھا"

اور امام ابن اسحاق کی روایت میں ہے!
"وہ کہتے تھے! اے اللہ! اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تیرے سب سے زیادہ پسندیدہ طریقہ عبادت
کون سا ہے تو میں اسی طرح تیری عبادت کرتا لیکن مجھے اس کا علم نہیں ہے پھر زمین پر
اپنی ہتھیلی رکھ کر سجدہ کرتے"

اس حدیث میں مذکور ہے "حضرت زید بیٹیوں کو زندہ درگور نہیں کرتے تھے"
اہل جاہلیت بیٹیوں کو زندہ درگور کر دیا کرتے تھے اسکی وجہ غیرت تھی کیونکہ بعض
صورتوں میں ایسا ہوا کہ کسی کی بیٹی کو قید کر لیا گیا پھر قید کرنے والے نے اس کو باندی بنا
کر اس سے معاشرت کی اور جب اسکے باپ نے اپنی بیٹی کا فدیہ دے کر اسے لے جانا چاہا تو
اس لڑکی نے اس آدمی کو اختیار کیا کہ وہ اس کے پاس رہنا چاہتی ہے یا اپنے باپ کے

شیخ حافظ ابو عمر بن عبدالبر نے لکھا ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو یہ معجزہ عطا کیا گیا ہے یہ باقی انبیاء کے معجزات سے بہت واضح ہے کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پتھر پر لاٹھی ماری تو اس سے بارہ چشمے پھوٹ پڑے اور یہ اس لیے کیونکہ ہم مشاہدہ کرتے ہیں کہ پتھروں سے پانی نکل آتا ہے اور ہمارے نبی علیہ السلام کے سوا کسی آدمی میں یہ مشاہدہ نہیں آیا کہ اس کی انگلیوں سے پانی نکل آیا ہو

ان عبارات میں یہ تصریح ہے کہ ان واقعات میں کم پانی زیادہ نہیں ہوا تھا بلکہ آپکی انگلیوں سے پانی جاری ہوا تھا **قاضی عیاض مالکی اور حافظ ابن شافعی** کی بھی یہی تحقیق ہے

حدیث نمبر 3576 (1)

ان احادیث میں غزوہ خندق کے واقعہ کا ذکر ہے نیز اس میں مسجد کا ذکر ہے یہ وہ جگہ ہے جس کو غزوہ خندق میں نماز پڑھنے کیلئے متعین کیا گیا تھا آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صحابہ سے فرمایا! اٹھو یعنی حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے گھر چلو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے اصحاب کو حضرت ابو طلحہ کے ہاں جانے کا حکم دیا حالانکہ حضرت ابو طلحہ نے ان کو نہیں بلایا تھا کیونکہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حضرت ابو طلحہ کی محبت کا علم تھا اور جو آپ نے اپنے اصحاب کو بلایا اس میں حضور علیہ السلام کا یہ عظیم معجزہ تھا کہ کم کھانا زیادہ لوگوں کو کافی ہو گیا اس سے ان کا آپکی نبوت پر ایمان اور زیادہ ہو گیا اور بھوکے لوگوں نے پیٹ بھر کر کھانا کھالیا اور ان لوگوں نے جو کھانا کھایا وہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزہ سے حاصل ہوا تھا۔

علامہ بدرالدین عینی حنفی لکھتے ہیں کہ! اس حدیث میں مذکور ہے کہ ہم سفر میں تھے امام بیہقی نے جزم کے ساتھ کہا ہے کہ یہ سفر حدیبیہ کا ہے اور امام ابو نعیم نے "دلائل النبوۃ" میں کہا ہے کہ یہ سفر غزوہ خیبر کا تھا آپ نے فرمایا! یہ اللہ کی طرف سے برکت ہے یعنی اس زائد پانی کو اللہ نے پیدا کیا کیونکہ کسی چیز کو عدم سے وجود میں لانا اللہ کی صفت ہے

کھانے کا تسبیح کرنا!

اسماعیل نے اس حدیث میں یہ تصریح کی ہے کہ ابو احمد زبیری بیان کرتے ہیں کہ! ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کھانا کھاتے تھے اور ہم کھانے کی تسبیح سنتے تھے اور امام بیہقی نے اس حدیث کا شاہد بیان کیا ہے کہ! حضرت ابو الدرداء اور حضرت سلمان نے ایک دوسرے کی طرف مکتوب لکھا اور اس میں پیالہ کی نشانی بیان کی کہ وہ دونوں ایک پیالہ میں کھانا کھا رہے تھے کہ وہ پیالہ اور پیالہ کا طعام تسبیح کرنے لگا اور قاضی عیاض نے جعفر سے روایت کی ہے کہ! نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام علیل ہو گئے تو آپ کے پاس حضرت جبرائیل ایک تھال لے کر آئے اس میں انگور اور تازہ کھجوریں تھیں آپ نے ان سے کھایا تو انہوں نے تسبیح کی۔ آپ فرماتے ہیں کہ! کنکریوں کی تسبیح کرنا مشہور ہے

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ! نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سات کنکریاں اٹھائیں تو وہ

تسبیح کرنے لگیں پھر آپ نے ان کو حضرت عثمان کے ہاتھ میں رکھا تو وہ تسبیح کرنے لگیں
اس حدیث کو امام بزار نے اور امام طبرانی نے "معجم الاوسط" میں ضعیف سند کے ساتھ بیان کیا ہے
اور امام طبرانی کی ایک اور روایت میں ہے کہ جو لوگ حلقہ میں تھے انہوں نے اس تسبیح کو سنا۔
امام ابن الحاجب نے بعض شیعہ سے روایت کی ہے کہ چاند کا شق ہونا اور کنکریوں کا تسبیح پڑھنا اور کھجور
کے تنے کا چیخ مار کر رونا اور ہرنی کا آپ کو آکر سلام کرنا یہ سب اخبار آحاد ہیں حالانکہ ان کی روایت
کرنے والے بہت زیادہ تھے تاہم انہوں نے ان کے الاصل کی تکذیب نہیں کی۔ اگرچہ یہ واقعات خبر واحد سے
منقول ہیں لیکن ان کا مجموعہ قطعیت کا فائدہ دیتا ہے چاند کے شق ہونے اور کھجور کے تنے کی مشہور روایات ہیں
جو قطعیت کو مفید ہیں اور کنکریوں کی تسبیح صرف اس سند ضعیف سے ثابت ہے اور ہرنی کے سلام کرنے
کی ہمیں کوئی سند نہیں ملی

حدیث نمبر 3571: اصحاب الصفہ (2)

اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ معجزہ ہے کہ تھوڑا طعام زیادہ لوگوں کیلئے کافی ہو
گیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر میں وہ طعام تین گنا زیادہ ہو گیا تھا لیکن جب وہ طعام
نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہنچا تو وہ اتنا زیادہ ہو گیا کہ پورے لشکر کیلئے کافی ہو گیا اور یہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عظیم معجزہ ہے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی عظیم کرامت ہے

حدیث نمبر 3584: انشاءات سحاب (1)

اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس معجزہ کا بیان ہے کہ آسمان شفاف تھا اس
میں کہیں بادل کا نام و نشان نہیں تھا لیکن جیسے ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے
فوراً بادل اُمنڈ آئے اور اتنی بارش ہوئی کہ جل تھل ہو گئے۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بارش
روکنے کیلئے دعا کی تو اسی وقت بارش رک گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس سمت اشارہ فرماتے
تھے بادل اسی طرف چلے جاتے تھے

حدیث نمبر 3583+84: "نصاحت النخلة"

امام عبد اللہ بن عبد الرحمٰن اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان
کرتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھجور کے تنے کی رونے کی آواز سنی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم
اس کے نشیب سے اترے اس کے اوپر اپنا ہاتھ رکھا اور فرمایا اگر تم چاہو تو میں اس جگہ تمہیں
لوٹا دوں جس جگہ تم تھے اور اگر تم چاہو تو میں تمہیں جنت میں بو دوں اور تم جنت کے دریاؤں
اور چشموں کا پانی پیتے رہو پھر تم سے عمدہ سبزہ اور پھل پیدا ہوں اور اولیاء اللہ تمہارے

پھلوں اور کھجوروں کو کھائیں حضرت انس نے کہا کہ اس تنے نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات سنی
اور اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دو دفعہ کہا جی ہاں آپ ایسا کر دیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے اس سے پوچھا تو اس نے کہا! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے جنت میں بو دیں

حافظ ابن حجر عسقلانی نے بھی امام دارمی کی اس روایت سے استدلال کیا ہے نیز وہ لکھتے ہیں کہ امام
بیہقی نے کہا ہے کہ! کھجور کے تنے کا رونا ان امور میں سے ہے جن پر تمام متقدمین اور متاخرین نے اعتماد
کیا ہے اور اس حدیث میں یہ دلیل ہے کہ! جمادات میں بھی اللہ تعالیٰ نے حیوانوں کی طرح ادراک پیدا
کیا ہے بلکہ ان سے افضل ادراک پیدا کیا ہے اور اسکی تائید اس آیت سے ہوتی ہے!

"وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ"

امام ابن ابی حاتم نے اپنی سند کے ساتھ مناقب شافعی میں یہ نقل کیا ہے کہ! اللہ تعالیٰ نے ہمارے
نبی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو کھجور کے تنے کے رونے کا معجزہ عطا کیا ہے وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کے مردے زندہ کرنے سے افضل ہے کیونکہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کھجور کے تنے کی آواز سنی

حدیث نمبر 3613 "اهل الجنة" (3)

علامہ طیبی فرماتے ہیں! اگر یہ سوال کیا جائے کہ اس حدیث میں حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ
کو جنت کی بشارت دی گئی ہے حالانکہ جنت کی بشارت جن دس صحابہ کرام کو دی گئی ہے ان
میں یہ شامل نہیں ہیں؟ اس کا **جواب** یہ ہے کہ! ان دس صحابہ پر حضرت ثابت بن قیس
کا اضافہ اسکے منافی نہیں ہے کیونکہ تخصیص بالعدد اضافہ کے منافی نہیں ہوتی۔ علاوہ ازیں عشرہ مبشرہ
وہ دس صحابہ ہیں جن کو دفعتًا واحدةً ایک مجلس میں جنت کی بشارت دی گئی تھی ان کے علاوہ
اور بھی متعدد صحابہ کو جنت کی بشارت دی گئی ہے۔ حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما
کے متعلق فرمایا! وہ جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے متعلق فرمایا! وہ
جنت کی عورتوں کی سردار ہیں اور ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن قطعًا اہل جنت میں سے ہے

حدیث نمبر 3603! "سَتَكُونُ أَثَرَةٌ وَأُمُورٌ" (1)

اس حدیث میں یہ ذکر ہے کہ ایسا زمانہ آئے گا جس میں تم پر دوسروں کو مقدم کیا جائے گا
جیسا کہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما، حضرت عبد الرحمٰن بن ابوبکر، حضرت عبداللہ بن عمر
حضرت عبداللہ بن زبیر، حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم اجمعین
جیسے اکابر اور جلیل القدر صحابہ کے ہوتے ہوئے یزید بن معاویہ، مروان بن حکم، عبدالملک
بن مروان کو حاکم بنا دیا گیا ان کے گورنر شراب پیتے تھے اور رقص و سرود کے دلدادہ تھے

تؤدون الحق !

آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا! تم پر جو فرائض ہیں وہ ادا کرتے رہنا یعنی حکم الٰہی کے احکام پر عمل اور ان کی غیر معصیت میں اطاعت کرنا اور جب تک تم ان کا الٰہی حکم کھلا نہ دیکھ لو اس وقت تک ان کے خلاف بغاوت نہ کرنا۔ جیسے صحابہ کرام نے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد پر عمل کیا اور ان حکم الٰہی کے فسق و فجور کے باوجود ان کی بیعت پر قائم رہے

حدیث نمبر 3602 کنا فی الجاھلیۃ وشر (6)

علامہ محمد الفضیل لکھتے ہیں! اس حدیث میں مذکور ہے کہ ہم جاہلیت اور شر میں تھے یعنی ہم کافر تھے اور قتل و غارت گری اور لوٹ مار کرتے تھے اور اس خیر کے بعد یعنی ایمان اور امن و سلامتی کے بعد اور اس خیر کے بعد جو شر ہوگا اس میں ان فتنوں کی طرف اشارہ ہے جو حضرت عثمان کی شہادت کے بعد پیدا ہوئے اس خیر میں دخن ہوگا یعنی فساد اور اختلاف اور شورش کی ہوگی۔ **حافظ ابن حجر عسقلانی** نے کہا ہے کہ خیر سے مراد مسلمانوں کا حضرت معاویہ کی خلافت پر اتفاق ہے اور دخن سے مراد ان کے زمانہ کے خراب حکام ہیں جیسے زیاد وغیرہ۔ **ابن ذکری نے کہا!** خیر سے مراد حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیعت ہے اور دخن سے مراد ان کے خلاف خوارج کا خروج ہے۔

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا! تم ان کے بعض کاموں کو جانو گے یعنی نیک کاموں کو اور بعض کا انکار کرو گے یعنی ان کے برے کاموں اور بری اعتقاد کا انکار کرو گے۔

دوزخ کے دروازے کی طرف بلانے والے ہونگے !

اس سے مراد خوارج ہیں۔ ابن ذکری نے کہا کہ! اس سے مراد ظالم حکمران اور گمراہ کرنے والے علماء ہیں اور وہ فقراء ہیں جو نیک کاموں سے زیادہ برے کام کرتے ہوں گے۔

"**تم ان تمام فتنوں سے الگ رہنا!** خواہ تم کو درخت کی جڑ چبا کر کھانی پڑے"

یعنی تم مشکلات اور سختیوں کو برداشت کرنا اور صبر کرنا

حدیث نمبر 3611 "اذا ھلک کسریٰ" (1)

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کی اس باب میں اس لئے روایت کی ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزہ کا اس میں ذکر ہے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس میں غیب کی خبر دی ہے اور آپ کی غیب کی خبر کے مطابق کسریٰ کے ہلاک ہونے کے بعد کسریٰ نام کا بادشاہ نہ ہوا اور قیصر کے ہلاک ہونے کے بعد قیصر نام کا کوئی بادشاہ نہیں ہوا۔ عراق میں کوئی کسریٰ باقی نہ رہا اور شام میں کوئی قیصر نہیں رہا اور جب حضرت عمر کے زمانے میں عراق اور شام

گئے ہیں اور تمہارے خزانوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کیا گیا۔

علامہ محمد الفضیل لکھتے ہیں! کسریٰ فارس کا بادشاہ تھا اور قیصر روم کا بادشاہ تھا اس حدیث پر **اشکال** یہ ہے کہ کسریٰ کی ہلاکت کے بعد فارس کی حکومت باقی رہی کیونکہ ان کا آخری بادشاہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں قتل ہوا تھا اور روم کی مملکت بھی باقی رہی تھی!

اس کا جواب یہ ہے کہ اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ کسریٰ عراق میں باقی نہیں رہے گا اور قیصر روم میں باقی نہیں رہے گا۔ اس کا دوسرا **جواب** یہ ہے! **علامہ خطابی** نے کہا اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ قیصر کے بعد قیصر کی ایسی حکومت نہیں رہے گی جیسے اس قیصر کی۔ کیونکہ شام میں بیت المقدس ہے اور نصاریٰ کی کوئی عبادت بیت المقدس کے بغیر مکمل نہیں ہوتی تھی اور جو بھی روم کا بادشاہ ہوا وہ بیت المقدس میں داخل ہوتا تھا خواہ خفیہ خواہ اعلانیہ پس جب قیصر ہلاک ہو گیا اس کے شہر فتح کر لیے گئے تو اس کے بعد کوئی قیصر اس کے ساتھ لاحق نہیں ہوا

حدیث نمبر: 3620 قدوم مسیلمة الکذاب

اس حدیث میں مذکور ہے کہ مسیلمہ کذاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں آیا۔
مسیلمہ کذاب ۹ ہجری میں مدینہ آیا یہ وفود کے آنے کا سال تھا **امام ابن اسحٰق** نے کہا ہے! کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بنو حنیفہ کا وفد آیا ان میں مسیلمہ بن حبیب بھی تھا۔

ابن ہشام نے کہا کہ اس کا نام مسیلمہ بن ثمامہ ہے اور اس کی کنیت ابو ثمامہ ہے۔

علامہ **سہیلی** نے کہا ہے! اس کا نام مسیلمہ بن ثمامہ بن کبیر بن حبیب بن الحارث ہے اس کا نام رحمٰن بھی رکھا گیا اس کو رحمٰن الیمامہ کہا جاتا تھا۔

امام ابن اسحٰق نے کہا! پھر یہ وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے واپس گیا اور جب یہ لوگ واپس یمامہ پہنچے تو یہ اللہ کا دشمن مرتد ہو گیا اور نبوت کا دعویٰ کیا اور ان سے جھوٹ بولا اور ان سے کہا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نبوت میں شریک ہوں پھر اس نے قرآن کی آیتوں کے اوزان پر کچھ اشعار بنائے اس کو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں قتل کر دیا گیا اس کو یمامہ میں حضرت وحشی نے قتل کیا تھا جس وقت اس کو قتل کیا گیا اسکی عمر 150 سال تھی۔

فاقبل الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!

مسیلمہ کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانے کی توجیہ یہ ہے کہ اس حدیث میں مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسیلمہ اور اس کی قوم کی طرف آئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible] اور [illegible] دل دادہ

ان کی تالیفِ قلب اور اسلام لانے کی توقع پر آئے تھے اور تاکہ انہیں اسلام کے احکام کی تبلیغ کریں
قاضی عیاض نے کہا ہے کہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شہر میں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام
سے ملاقات کیلئے آیا تھا اس لئے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی ملاقات کیلئے اس کے پاس گئے۔ اس وقت یہ
اسلام کو ظاہر کرتا تھا اس کا کفر اس ملاقات کے بعد ظاہر ہوا تھا۔

حدیث نمبر 3620: قصۂ ثابت بن قیس

اس حدیث میں مذکور ہے کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ حضرت ثابت بن قیس بن شماس تھے
آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو ساتھ اس لئے رکھا تھا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خطیب تھے
اور آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس جو وفد آتے تھے ان کے خطبوں کا جواب یہی دیتے تھے آپ علیہ الصلوٰۃ
والسلام نے فرمایا! تیرے متعلق جو اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے تو اس سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام
کا اس ارشاد کا معنی یہ ہے کہ! تم نے جو اپنی نبوت کی امید قائم کی تھی اس میں تم ناکام رہے تم کو نامراد اور ناکام کر
دیا ہے اور تمہاری ہلاکت قضا و قدر میں مقرر ہو چکی ہے نیز آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا! اگر تو
نے اسلام سے پیٹھ پھیری تو اللہ تجھے ہلاک کر دے گا یعنی اگر تم نے میری اطاعت سے انحراف کیا تو اللہ
تعالیٰ تجھے ہلاک کر دے گا۔ اور جب اس نے آپ کی اطاعت نہیں کی تو جنگ یمامہ کے دن حضرت ابو بکر
کی خلافت میں حضرت وحشی نے اسے قتل کر دیا اور اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیش
گوئی پوری ہو گئی اور یہ آپ کا معجزہ ہے اس لئے اسے امام بخاری نے اس باب میں اسے بیان کیا

حدیث نمبر 3620: رأیت فی یدی سوارین من ذھب

علامہ بدر الدین محمود بن احمد عینی لکھتے ہیں کہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں دو سونے کے کنگن
دیکھے سونے کے کنگن بادشاہ پہنتے ہیں یعنی وہ دونوں بادشاہ ہوں گے اور سونا چمک دمک پر دلالت
کرتا ہے اور بعض اوقات چمک دمک ملمع کاری سے ہوتی ہے یعنی ان کے دعوی میں تلبیس (جھوٹ) ہو گی
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! میرے بعد ان کا ظہور ہو گا"

علامہ نووی نے کہا! کہ یہ دونوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں موجود تھے۔ آپ کا مطلب یہ ہے کہ ان
کی شوکت اور طاقت کا ظہور میرے بعد ہو گا اس حدیث میں "العنسی" کا ذکر ہے اس کا نام
الاسود العنسی ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ اس کا نام عیہلہ بن کعب ہے اس کو ایک صحابی حضرت
فیروز دیلمی نے صنعاء میں قتل کر دیا تھا وہ اس کے پاس گئے اور اسکی گردن اتار دی یہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی حیات کا واقعہ ہے اس وقت آپ اس مرض میں تھے جس میں آپ کی وفات ہو گئی۔ آپ
نے صحابہ کو اس کے قتل کی بشارت دی تھی۔ اس حدیث میں بھی آپ کا معجزہ ہے

حدیث نمبر 3622: "انی اھاجر من مکۃ الی ارض بھا نخل"

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس باب میں اس حدیث کو اس لئے بیان کیا کہ اس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علامات نبوت کے معجزہ کا ذکر ہے۔ اس حدیث میں مذکور ہے کہ وہ جگہ مدینہ (یثرب) ہے۔ اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ دوسری حدیث میں مدینہ کو یثرب کہنے سے منع فرمایا ہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ اس کو یثرب کہتے ہیں حالانکہ یہ مدینہ ہے اور یہاں اس حدیث میں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو یثرب فرمایا ہے!

جواب! یہ ہے کہ! آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مدینہ کو یثرب فرمایا کہ یہاں فرمادیا کہ یثرب کہنے کی ممانعت تحریم کیلئے نہیں ہے بلکہ تنزیہ کیلئے ہے

دوسرا جواب یہ ہے کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یثرب اس لئے فرمایا کہ پہلے مدینہ کو یثرب کہا جاتا تھا تو اس لئے آپ نے یثرب ہی فرمایا تاکہ جو لوگ اس کو یثرب کے نام سے ہی جانتے ہیں ان کو بھی پتہ چل جائے

تیسرا جواب یہ ہے کہ! یہ عطف بیان کیلئے ہے (کنیت یا علم میں سے زیادہ مشہور کیلئے)

التوضیح میں یہ مذکور ہے کہ! مدینہ کو یثرب کہنے سے منع فرمادیا ہے حتیٰ کہ اگر کسی کو اس ممانعت کا علم بھی ہو اور وہ پھر مدینہ کو یثرب کہے تو وہ گنہگار ہوگا۔ یثرب کہنے سے ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ! تثریب کا معنی ہے! ملامت کرنا۔ پہلے مدینہ بیماریوں کا گھر تھا جو مدینہ جاتا تھا وہ بیمار ہو جاتا تھا تو اس کو ملامت کی جاتی تھی کہ تم کیوں مدینہ گئے اور جا کے بیمار ہو گئے نہ مدینہ جاتے نہ بیمار ہوتے لیکن یہ ہجرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پہلے کی بات تھی ہجرت سے پہلے مدینہ "دار الوباء" تھا لیکن ہمارے شفیق آقا کے ہجرت کر کے آنے کے بعد وہ "دار الشفاء" بن گیا پہلے مدینہ جانے پر ملامت ہوتی تھی لیکن اب اگر کوئی شخص حج کو جائے اور مدینہ ہو کر نہ آئے تو لوگ اس کو مدینہ نہ جانے پر ملامت کرتے ہیں۔ غرض یہ کہ یثرب کا معنی قبیح تھا اس جس طرح نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیگر قبیح ناموں کو بدل دیا اسی طرح آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یثرب کو بھی بدل دیا

تلوار کو دوبارہ ہلایا

اس میں اس تعبیر کی طرف اشارہ ہے کہ جو اللہ نے مسلمانوں کو فتح عطا فرمائی اس سے مراد فتح مکہ ہے۔ **واللہ خیر ہے** اس کا معنی! اس کا ثواب خیر ہے یا اس کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو جو شہادت عطا فرمائی ہے وہ دنیا میں ان کے مقام سے بہتر ہے اور یہ ہو سکتا ہے کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خواب میں یہ کلمات سنے ہوں

حدیث

امام بدر الدین محمود بن احمد عینی لکھتے ہیں: اس حدیث کی باب کے ساتھ مطابقت اس طرح ہے کہ اس میں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات کا بیان ہے اور اس حدیث میں یہ بیان ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی وفات سے پہلے حضرت ابن عباس کو یہ بتا دیا کہ اس صورت میں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی کی مدت اور مہلت کا بیان ہے اور یہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے وقوع سے پہلے اس کی خبر دینا ہے اور پھر اسی طرح ہوا! حضرت عبد الرحمٰن بن عوف نے کہا! ہمارے بھی ان کی مثل بیٹے ہیں اس سوال کی غرض یہ تھی کہ ہم بوڑھے ہیں اور یہ جوان ہیں پھر آپ کس وجہ سے ان کو ہم پر مقدم رکھتے ہیں اور ان کو اپنا مقرب بناتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ میں ان کو ان کی علمی فضیلت کی وجہ سے اپنا مقرب بناتا ہوں (نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کیلئے یہ دعا فرمائی تھی! اے اللہ! اس کو دین کی فقہ عطا فرما اور اس کو تاویل کا علم عطا فرما۔"

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ فرمانا " مجھ کو اس آیت کا اتنا ہی علم ہے جتنا تمہیں علم ہے " [illegible] اس بات کو بتانے کے لیے تھا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا یہ علم نبی کریم علیہ السلام کی دعا کی برکت سے تھا۔)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ [اذا جاء نصر اللہ والفتح] کی تفسیر میں کہتے ہیں۔ کہ رسول کریم علیہ السلام نے فرمایا۔ مجھے اپنی وفات کی خبر دی گئی ہے گویا اس سال میری روح قبض کر لی جائے گی۔

باب فضائل اصحاب النبی

صحابی !

جس نے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا، ملاقات کی یا مخلط ہو گیا، صحبت اختیار کی تھی
طویل صحبت، سب کو لفظ "صحابہ" شامل ہے۔ صحابہ جمع ہے "صاحب" کی یا صحابی "کے معنی
ساتھی۔ شریعت میں صحابی وہ انسان ہے جو ہوش و ایمان کی حالت میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو دیکھے یا صحبت میں حاضر ہو اور ایمان پر اس کا خاتمہ ہو جائے اگر درمیان میں مرتد
ہو گیا پھر مسلمان ہو کر مرا تب بھی صحابی ہے جیسا اشعث بن قیس کے متعلق مشہور ہے
جنات، فرشتے بدوں ہی حضرت ابراہیم ابن رسول اللہ صحابی نہیں۔ صحابی تمام جہان کے
مسلمانوں سے افضل ہیں روئے زمین کے سارے ولی، غوث، قطب ایک صحابی کے گرد قدم کو
نہیں پہنچتے

لفظ صحابہ دو قسموں کو شامل ہے

(1) وہ مسلمان جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہا ہو مگر اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
دیکھا نہ ہو جیسے عبد اللہ بن اُمِّ مکتوم رضی اللہ عنہ یہ نابینا تھے

(2) جس مسلمان نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہو خواہ اس کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
ساتھ رہنے یا آپکی مجلس میں بیٹھنے یا بات کرنے کا موقع میسر نہ آیا ہو کہ کبھی ایمان
کی حالت میں آپ کو دور سے دیکھا ہو

نوٹ ! اس تعریف میں مسلمان کی قید اس لئے لگائی گئی ہے کہ اس سے کفار خارج ہو
جائیں کیونکہ کفار بھی آپکے ساتھ رہتے تھے یا آپکو دیکھتے تھے لیکن صحابہ میں شامل نہیں تھے
جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ظاہری ہوا اس وقت ایک لاکھ چودہ ہزار صحابہ
موجود تھے جنہوں نے آپ سے احادیث کو سنا اور روایت کیا

علماء کی اکثریت کا کہنا ہے کہ ! جو مسلمان نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صحابی ہوا یا جس
نے آپ کو دیکھا خواہ زندگی میں ایک بار وہ بعد میں آنے والے تمام مسلمانوں سے بہتر ہے
اور صحابی کی فضیلت تک پہنچنے والا کوئی عمل نہیں ہے۔ ابو منصور بغدادی کہتے ہیں کہ !
ہمارے اصحاب کا اس پر اجماع ہے کہ افضل صحابہ خلفائے راشدین ہیں، پھر عشرہ مبشرہ
پھر اہل بدر، پھر اہل اُحد پھر اہل بیعت رضوان پھر صاحب قبلتین کوئی صحابی
فاسق نہیں سب عادل ہیں۔ اسی طرح حضرت خدیجہ و حضرت عائشہ اور حضرت [illegible]

اور حضرات ثلاثہ میں سے کون افضل ہے اس میں اختلاف ہے
حافظ ابن حجر نے کہا کہ! ہمارا اس پر اجماع ہے کہ! فضیلت میں صحابہ کی ترتیب ان کی خلافت کے مطابق ہے

قرن کا معنی و مصداق: ایک زمانہ کے متقارب لوگوں کو قرن کہا جاتا ہے جو امور مقصودہ میں سے کسی امر میں مشترک ہوں۔ قرن کی مدت میں اختلاف ہے
زیادہ صحیح قول یہ ہے کہ اسکی کوئی مدت متعین نہیں پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قرن صحابہ کرام ہیں اور اسکی مدت بعثت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لیکر اس وقت تک ہے جب آخری صحابی نے وفات پائی اور وہ حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ ہیں اور قرن کی مدت 120 سال ہے اور تابعین کے قرن کی مدت 70 سے شروع ہو کر 170 سال تک ہے اور تبع تابعین کی مدت 170 سے 220 سال تک ہے

* قرن کے لفظی معنی "ملنا" ہے اصطلاح میں زمانہ کو بھی کہتے ہیں اور زمانہ والوں کو بھی یہاں قرن بمعنی اہل زمانہ ہیں یعنی ساتھی اس لئے آگے "ثم الذین یلونھم" کا ذکر ہے قرن سے مراد کتنا زمانہ ہے؟ بعضوں نے کہا! 40 سال، بعض نے کہا! 80 سال بعض نے سو سال۔ البتہ قوی یہی ہے کہ قرن مطلقاً زمانہ کو کہتے ہیں۔
پہلے قرن سے مراد صحابہ اور دوسرے سے مراد تابعین۔ زمانہ صحابہ حضور کی نبوت سے ایک سو بیس سال تک رہا یعنی سنہ 100 ہجری تک، زمانہ تابعین سنہ 100 ہجری سے سنہ 170 ہجری تک۔

حدیث نمبر 1:

اس زمانہ سے مراد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد کا زمانہ ہے جو زمانہ صحابہ کو بھی شامل ہے یعنی غازی لوگ ان صحابی کے توسل سے بارگاہِ الٰہی میں دعائے فتح کریں گے تو انہیں فتح نصیب ہو جائے گی یا صحابی کی صرف شرکت جہاد سے دل خوش اور مطمئن ہو جائیں گے ان کے وجود سے اللہ کی رحمت کی امید قوی کریں گے
خلاصہ یہ ہے کہ! ہمارے بعد صحابہ کے طفیل سے پھر صحابہ کے بعد تابعین کے طفیل سے پھر تابعین کے بعد تبع تابعین کے طفیل سے ان کے وسیلہ سے جہادوں میں فتح کی دعائیں کی جائیں گی اور فتح نصیب ہو گی اس سے توسل اولیاء کا ثبوت ہوا۔ اس حدیث کی وجہ سے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ! جیسے صحابیت کیلئے صرف ایک نظر حضور کے چہرے پر یا ایک آن کی صحبت کافی ہے۔ ایسے ہی تابعیت کیلئے صحابی کو ایک نظر دیکھ لینا یا ایک آن ...

[illegible]

مہاجرین [illegible]

اس سے مراد وہ مسلمان ہیں جو اللہ کی رضا کی خاطر مکہ سے مدینہ ہجرت کر گئے [illegible]

[illegible]

مناقب ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

تعارف : حضرت ابوبکر افضل اور اکابر صحابہ میں سے ہیں [illegible]
آپ کا نام عبداللہ [illegible]
آپ کے والد کا نام عثمان بن عامر ابو قحافہ ہے والدہ کا نام سلمیٰ بنت صخر ام الخیر ہے
مناقب میں ہے کہ ان کے والدین اور ان کی تمام اولاد مسلمان [illegible]
اسلام میں نام صدیق ہے کیونکہ مردوں میں سے پہلے آپ نے نبوت کی تصدیق کی اور [illegible]
سب سے واقعہ معراج کی [illegible] تو حضرت ابوبکر صدیق نے اس کی تصدیق کی آپ کا لقب
عتیق ہے کیونکہ آپ کو دوزخ سے آزاد کر دیا گیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد
ڈھائی سال خلیفہ رہے 2 سال چار ماہ / 2 سال تین ماہ کا بھی قول ہے
63 سال کی عمر میں آپ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی اور یہی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عمر ہے
حضرت عمر نے مسجد میں آپکی نماز جنازہ پڑھائی رات کے وقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
کے حجرے میں دفن کیا گیا۔ آپکی وفات منگل کی شب 22 جمادی الثانی کو ہوئی تھی
علامہ ابن جوزی نے کہا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی 142
احادیث حفظ تھیں جن میں سے 18 احادیث صحیح بخاری و مسلم میں [illegible]
[illegible] کہا ہے کہ قطعی بات یہ ہے کہ حضرت ابوبکر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی [illegible]
حفظ تھیں جتنی دوسروں کو حفظ نہ تھیں اور جتنا آپ نے علیہ الصلوٰۃ والسلام سے علم حاصل [illegible]
ہوا اتنا دوسروں کو علم حاصل نہ ہوا کیونکہ وہ آپ کے ساتھ [illegible] دن رات [illegible]

کیونکہ ... مصروف رہتے تھے تاہم وہ احادیث بیان کرنے اور روایت کرنے کیلئے فارغ نہیں ہو سکے کیونکہ وہ اس سے زیادہ اہم کاموں میں مشغول تھے

اللہ تعالیٰ کی نصرت و اعانت ان دونوں کے ساتھ ہے ہم دو ہیں اور ہمارا ناصر و معین اللہ تعالیٰ ہے

خصائص و مناقب :- مسلمانوں میں سب سے پہلے ایمان لانے آپ کے ایمان کی کوئی نظیر نہ تھی اسی لئے صدیق کا لقب دیا آپ نے اسلام کی تبلیغ پر اپنا تمام مال خرچ کر دیا جس وقت آپ اسلام لائے آپکے پاس 40 ہزار درہم تھے تو آپ نے وہ سارے اسلام کی راہ میں خرچ کر دیئے جن غلاموں کو اسلام لانے کی پاداش میں سزا دی جاتی تھی انہیں خرید کر آزاد کر دیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجرت پر اپنا مال خرچ کیا۔ اپنی شہزادی کا عقد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا۔ آپ تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہے اور اللہ کی راہ میں جہاد کا حق حاصل کیا۔ وہ امت کے معاملات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلے وزیر و مشیر تھے تمام مردوں سے زیادہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو محبوب تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنانے کے واضح اشارے کئے ہیں۔

* آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسجد میں حضرت ابوبکر کے دروازے کے سوا ہر ایک کا دروازہ بند کر دیا۔ * رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک عورت مسئلہ پوچھنے آئی تو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا! اگلے سال آنا تو اس نے کہا! اگر میں آپ کو نہ پاؤں؟ تو آپ نے فرمایا! تو حضرت ابوبکر کے پاس چلی جانا۔

* مرض کی شدت کی وجہ سے نماز پڑھانے کیلئے مسجد میں نہ جا سکے تو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا! ابوبکر کو کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں سو ابوبکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مصلیٰ پر تین دن تک نماز پڑھاتے رہے۔

اس حدیث میں ان دو میں تیسرا اللہ ہے اس میں خود اللہ نہیں بلکہ اللہ کی نصرت و اعانت ہے۔ یہ عبارت اس طرح ہے کہ ہم دو ہیں اور ہمارا ناصر اور معین اللہ عزوجل ہے

باب قول النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سدوا الابواب الا باب ابو بکر: اس فضیلت کی وجہ!

اس کی تین وجوہات ہیں

(i) آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا! ابو بکر تمام لوگوں سے زیادہ اپنی مصاحبت اور مال میں مجھ پر احسان کرنے والے ہیں

(ii) آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا! ابو بکر کے دروازے کے علاوہ مسجد کی طرف کھلنے والا ہر دروازہ بند کر دیا جائے

(iii) اس لئے کہ صرف حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے یہ سمجھا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس ارشاد سے اپنی وفات کی خبر دی ہے اس لئے وہ روئے تھے اور حضرت ابو سعید خدری نے کہا کہ! وہ ہم سب سے زیادہ عالم تھے

رأیت رسول اللہ! اس حدیث میں آپ کی منفرد فضیلت ہے کیونکہ آپ سب سے پہلے اسلام لائے تھے اور آپ سے پہلے آزاد مردوں میں سے کسی نے اسلام قبول نہیں کیا تھا اس حدیث میں کہ مسلمان غلاموں کا ذکر ہے وہ یہ ہیں! حضرت بلال، حضرت عامر بن فہیرہ (یہ حضرت ابو بکر کے غلام تھے اور آپ کے ساتھ ہی اسلام لائے تھے)، زید بن حارثہ، حضرت فکیہہ (یہ صفوان بن امیہ بن خلف کے غلام تھے امام ابن اسحٰق نے ذکر کیا ہے کہ یہ حضرت بلال کے ساتھ اسلام لائے تھے ان کو بھی امیہ عذاب دیتا تھا تو حضرت ابو بکر نے ان کو خرید کر آزاد کر دیا)، حضرت عبید بن زید حبشی کتاب التاریخ میں ہے! حضرت عمار، حضرت زید بن حارثہ، حضرت بلال، حضرت عامر بن فہیرہ اور حضرت شقران رضی اللہ عنہم اور دو عورتوں کے نام! حضرت خدیجہ، حضرت ام الفضل (عباس کی زوجہ) اور دوسرا قول یہ ہے کہ! وہ دو عورتیں حضرت خدیجہ اور حضرت سمیہ (جو حضرت عمار کی والدہ ہیں) یا پھر ام ایمن

ذات السلاسل کی وجہ تسمیہ!

اس میں غزوہ ذات السلاسل کا ذکر ہے یہ غزوہ وادی قریٰ میں ہوا جو مدینہ منورہ سے دس دن کی مسافت پر ہے اس کو ذات السلاسل اس لئے کہا کہ! اس غزوہ میں مشرکین نے ایک دوسرے کو زنجیروں سے باندھ لیا تھا اس خوف سے کہ وہ بھاگ نہ جائیں ایک قول یہ ہے کہ! اس جگہ کا نام سلاسل تھا دوسرا قول یہ ہے کہ! وہ ریتلی زمین زنجیر کی طرح تھی۔ ابن ابی طالب نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ! یہ غزوہ سات ہجری

میں ہوا تھا۔ امام ابن سعد اور حاکم نے لکھا ہے کہ یہ غزوہ 8 جمادی الاخریٰ کو ہوا تھا

حضرت عمرو بن عاص کو اکابر صحابہ پر امین بنانے کی توجیہ :-

آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے اکابر صحابہ کے ہوتے ہوئے آپ کو لشکر کا امیر اس لئے بنایا تھا کہ ان میں جنگ کی زیادہ مہارت تھی اور ان کے فیصلے دور اندیشی پر مبنی تھے۔

نوٹ :-

اس غزوہ میں یہ لوگ بھی موجود تھے (حضرت عمر اور حضرت ابوبکر)۔ اسی وجہ سے اس حدیث کو مناقب میں شامل کیا گیا ہے۔ جیسے غزوہ میں سردی تھی تو حضرت عمر نے آگ جلانا چاہی تو حضرت عمرو بن عاص نے منع فرما دیا۔ اسی طرح دن کے وقت لشکر کے فرار ہونے پر جب فوج [illegible] حضرت عمرو بن عاص نے منع فرمایا تو حضرت عمر فاروق کو اعتراض ہوا۔ جب حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی بارگاہ میں پہنچے تو وجہ بتائی کہ! ہماری تعداد تھوڑی تھی تو اگر آگ کی روشنی میں دشمن ہماری تھوڑی مقدار کو دیکھ لیتے تو وہ بہادر ہو جاتے۔ اور دوسرا یہ کہ اگر ہماری فوج دشمن کا تعاقب کرتی تو وہ مزید نفری بلوا لیتے۔ (اس حدیث کا اس باب سے تعلق)

بینما راع فی غنمہ :-

نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام نے جب صحابہ کرام کو بھیڑیے اور گائے کے کلام کرنے کا واقعہ سنایا تو انہوں نے اس پر تعجب کیا اور کہا؟ "سبحان اللہ"۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتایا! حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اس واقعہ پر بغیر اظہار تعجب کے ایمان لائے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے کہ وہ جس مخلوق میں چاہے انسانوں کی طرح کلام پیدا فرما دے، خواہ وہ حیوانات ہوں یا جمادات ہوں کیونکہ شجر و حجر نے بھی آپ کو دیکھ کر آپ علیہ الصلوۃ والسلام پر سلام پڑھا ہے۔

من جر ثوبہ خیلاء :-

اس حدیث مبارکہ میں تکبر پر وعید بھی آئی اور تکبر کی تعریف میں بھی ہے کہ! کپڑوں کو گھسیٹ کر چلنا چونکہ یہ بھی تکبر کی علامت ہے اس لئے اس سے بھی احتراز لازم ہے۔ البتہ اگر نادانستہ طور پر کپڑا ڈھلک جائے تو حرج نہیں۔ انسان یہ بھول گیا ہے کہ وہ جمادات اور اجرام فلکیہ کے مقابلے میں ایک ذرہ سے بھی کم ہے اور اپنے جہل اور غرور کی وجہ سے وہ یہ سمجھتا ہے کہ جب وہ زمین پر چلا کرے گا تو اپنے قدموں سے زمین کو پھاڑ ڈالے گا اور اپنا سر اس طرح بلند کرتا ہے گویا وہ پہاڑوں سے بھی سر بلند ہے

اگر انسان اپنی ابتدا اور انتہا پر غور کرے کہ اس کی ابتدا تو منی ہے اور انتہا مٹی میں مل جائے گا تو تکبر سے وہ اپنے آپ کو کیسے بچا سکتا ہے

حدیث نمبر ۱۰ :-

اس حدیث میں مذکور ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو دو موتیں کبھی نہ چکھائے گا حضرت ابوبکر نے کہا یعنی اپنے اس قول سے حضرت عمر کے اس قول کے رد کی طرف اشارہ کیا ہے کہ عنقریب اللہ تعالیٰ آپ کو زندہ کرے گا اور آپ ان لوگوں کے ہاتھ پیر کاٹ ڈالیں گے جو آپ کو مردہ گمان کر رہے ہیں حضرت ابوبکر کے رد کی تقریر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ پر دو موتیں جمع نہ فرمائے گا حضرت ابوبکر کی مراد یہ تھی کہ جس طرح عام مسلمانوں پر قبر میں سوال و جواب کے بعد موت طاری کر دی جاتی ہے اس طرح آپ پر قبر میں موت نہیں آئے گی حتیٰ کہ آپ پر دو موتیں جمع نہیں ہوں گی دنیا میں تو آپ پر موت آ چکی ہے قبر میں آپ پر موت نہیں آئے گی۔ (قبر مبارک میں آپ زندہ ہیں) یا اس کا معنی یہ ہے کہ! ایک موت آپ کے جسم پر آ چکی ہے دوسری موت آپ کی شریعت پر نہیں آئے گی۔ یعنی آپ کی شریعت قیامت تک باقی رہے گی پھر حضرت عمر کے مواخذہ کے لئے آپ نے آل عمران آیت ۱۴۴ کی تلاوت فرمائی

موت کی دو صورتیں :-

(۱) روح کا جسم سے الگ ہونا (۲) روح کا جسم میں تصرف چھوڑ دینا یا پرورش ختم کر دینا

انبیاء کی موت پہلے معنی میں ہے یعنی روح کا جسم سے خروج۔ اور عوام کی موت پہلے اور دوسرے دونوں معنی میں ہے لہٰذا نبی کی روح جسم سے علیحدہ ہو جاتی ہے جس بنا پر ان کا کفن دفن وغیرہ سب کچھ ہوتا ہے مگر ان کی روح ان کے جسم کی پرورش کرتی رہتی ہے اس لئے ان کے جسم گلتے نہیں اور وہ زائرین کو پہچانتے ہیں ان کا سلام سنتے ہیں ان کی فریاد رسی و مشکل کشائی کرتے ہیں۔

ابو یعلیٰ محمد بن حنفیہ :-

اس حدیث میں محمد بن حنفیہ کا ذکر ہے ان کا نام ہے محمد بن علی بن ابی طالب اور ان کی کنیت ابو القاسم ہے ان کے نام میں ان کی والدہ کی طرف نسبت مشہور ہے یہ یمامہ کے قیدیوں میں سے تھیں ان کا نام خولہ بنت جعفر ہے ان کے پردادا کا نام ذوال بن حنفیہ ہے اس لئے یہ حنفیہ کے لقب سے مشہور ہو گئے۔ محمد بن حنفیہ ۸۱ ہجری

میں فوت ہو گئے تھے ان کی وفات مدینہ منورہ میں ہوئی تھی اور مدینہ منورہ میں ہی ... ہے اور انہیں
میں دفن کیا گیا۔

لا تسبوا اصحابی :-

اس حدیث میں صحابہ کو برا کہنے سے منع فرمایا ہے کیونکہ مسلمانوں کو گالی دینا اور اس پر لعنت کرنا کبیرہ گناہ ہے اور کہا گیا ہے مسلمان کو گالی دینا فاسق کی علامت اور گناہ ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سب سے بڑا کبیرہ گناہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے والدین کو گالی دے۔ آپ سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی شخص اپنے والدین کو کیسے گالی دے سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا کوئی شخص دوسرے شخص کے باپ کو گالی دے گا تو وہ اس کے باپ اور ماں کو گالی دے گا اور

صحابہ کی اہمیت :-

صحابہ علیہم الرضوان انبیاء و رسل کے بعد روئے زمین پر سب سے افضل شخص ہیں اور ان کا قرن خیر القرون ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم تھا کہ صحابہ کے درمیان جنگیں ہوں گی اور اختلافات ہوں گے اور بعد کے لوگ ان کی جنگوں اور اختلافات کی وجہ سے ان میں سے کسی ایک فریق پر طعن کریں گے اور اس کی مذمت کریں گے اور اس پر لعنت کریں گے تو آپ نے اس کا سد باب کرنے کیلئے انہیں پہلے ہی صحابہ کو برا بھلا کہنے سے منع فرما دیا سو بعد کے مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ صحابہ کے اور تنازعات میں نہ پڑیں اور ان میں سے کسی فریق کو برا نہ کہیں اور ان کی نیکیوں اور اسلام کیلئے ان کی خدمات کا ذکر کریں اور ان کی باہمی جنگوں میں ان کی مناسب تاویل کریں اور سوائے ضرورت کے ان کا ذکر نہ کریں۔ صحابہ کرام کے درمیان دو مشہور جنگیں ہوئیں۔

(۱) جنگ جمل (۲) جنگ صفین

حضرت ابوبکر کی وفات :-

الزبیر بن بکار نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تپ دق کے مرض میں فوت ہوئے تھے۔ علامہ الواقدی نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے ٹھنڈے پانی سے غسل کیا تھا اس وجہ سے ان کو پندرہ دن بخار آیا تھا ایک قول یہ ہے کہ یہودیوں نے ان کو زہر آلود کھانا کھلایا تھا جس کی وجہ سے ان کی وفات ہوگئی۔ وہ 63 سال کی زندگی گزار کر 22 جمادی الثانی 13 ہجری میں فوت ہوئے ان کی عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر کے برابر تھی۔ (تاریخ مشکوٰۃ کی ایک حدیث میں ا...

رہ گئے جو مدینہ کے غار ثور میں جو سیدنا ابوبکر کو سانپ نے ڈسا تھا اسی کے اثر سے ان کی وفات واقع ہوئی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات خیبر کی یہودی عورت کے زہر آلود گوشت کھانے کی وجہ سے ہوئی تھی جس کا اثر اس وقت تو نہیں ہوا لیکن 3 سال بعد اسی کے اثر سے آپ کے سر مبارک میں درد ہوا اور آپکی وفات ہوگئی اسی طرح حضرت ابوبکر کی وفات جو یہودیوں کے زہر کھلانے کی وجہ سے ہوئی یا سانپ کے زہر کے اثر سے ہوئی اور یوں حضرت ابوبکر کی وفات کا سبب آپ علیہ الصلوۃ والسلام کی وفات کے سبب کے مماثل ہو گیا

حضرت ابوبکر کی مرویات :-

آپ رضی اللہ عنہ سے 142 احادیث مروی ہیں۔ امام مسلم و امام بخاری جن میں سے 6 پر متفق ہیں۔ امام بخاری گیارہ حدیثوں کے ساتھ منفرد ہیں۔ امام مسلم ایک حدیث کے ساتھ منفرد ہیں۔

باب المناقب عمر بن الخطاب ابی حفص القرشی العدوی رضی اللہ عنہ

حضرت عمر کے والد کا نام خطاب بن نفیل بن عبد العزی تھا اور ان کی والدہ کا نام خیثمہ یا خیثمہ تھا یہ ہاشم بن المغیرہ کی بیٹی تھیں نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام نے حضرت عمر کی کنیت ابو حفص رکھی تھی ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا ان کی سب سے بڑی بیٹی تھی ان کا لقب بالاتفاق فاروق تھا امام ابن سعد کی روایت ہے کہ حضرت عمر کو یہ لقب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیا تھا اور بغوی کی روایت میں ہے کہ! حضرت جبرائیل نے ان کو یہ لقب دیا تھا۔

آپ کا نسب :- عمر بن خطاب بن نفیل العدوی بن عدی بن کعب بن لوی۔ کعب بن لوی میں حضرت عمر کا نسب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نسب سے مل جاتا ہے حضرت عمر واقعہ فیل کے 13 سال بعد پیدا ہوئے اور 49 مردوں اور 11 عورتوں کے ایمان لانے کے بعد ایمان لائے تھے علامہ ترمذی نے لکھا ہے کہ! 40 مردوں اور 11 عورتوں کے ایمان لانے کے بعد ایمان لائے تھے نبوت کے چھٹے سال میں آپ نے 537 احادیث روایت کی ہیں صحیحین میں ان کی 13 احادیث ہیں

فاذا انا بالرمیصاء :-

اس حدیث میں الرمیصاء کا ذکر ہے رمیصاء کی تصغیر ہے اور وہ ارمص کی مونث ہے ان کا نام سہلہ بنت ملحان ہے اور ان کی کنیت ام سلیم ہے وہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ کی زوجہ اور حضرت انس کی والدہ تھیں

رمص کا معنی :-

رمص کا معنی ہے! آنکھ کا میل ان کی آنکھ میں میل رہتا تھا یعنی دھندلا نظر آتا تھا اس وجہ سے انہیں رمیصاء کا لقب ملا تھا۔ اس حدیث میں خشفہ کا ذکر ہے اس سے مراد [illegible]

[illegible] آہٹ [illegible]

غیرت کا معنی :-

کسی چیز سے اتنی زیادہ محبت کرنا حتی کہ اس میں کسی دوسرے کی شرکت ناگوار ہو

قال بينما انا نائم رأيتني في الجنة فاذا امرأة تتوضأ :-

جنت میں وضو کرنے کی توجیہ :-

علامہ کرمانی نے کہا ہے کہ! آپ نے جس عورت کو وضو کرتے ہوئے دیکھا تھا ہو سکتا ہے کہ اس سے مراد لغوی وضو ہو اور وہ عورت محض اپنے حسن کو نکھارنے کیلئے ہاتھ منہ دھو رہی ہو۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس سے شرعی وضو مراد ہو۔ علامہ خطابی نے کہا ہے کہ! جنت میں کوئی عمل نہیں ہوگا نہ وضو اور نہ کوئی اور عمل کیونکہ وہ دار الجزاء ہے دار العمل نہیں ہے۔ علامہ قرطبی نے کہا ہے کہ! اس عورت کا وضو کرنا اپنے حسن اور نور میں اضافہ کرنے کیلئے تھا نہ کہ اپنے جسم سے میل کچیل اور گرد و غبار کو زائل کرنے کیلئے تھا کیونکہ جنت میں میل کچیل نہیں ہوتا۔ علامہ ابن التین نے کہا ہے کہ! اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وضو کرنا ایسا عمل ہے جو جنت کی نعمتوں کیطرف لے جاتا ہے

أعليك أغار :- اس کا معنی ہے! حمیت و عار اور کسی کو ناپسندیدہ بات پر ملامت کرنا۔

قالوا فما اولته يا رسول الله قال العلم :-

دودھ سے علم کو تعبیر کرنے کی توجیہ!

آپ نے دودھ کی تعبیر علم سے کی ہے کیونکہ دودھ اور علم دونوں کثرت نفع میں مشترک ہیں۔ دودھ انسانی جسم کی غذا اور بدن کی اصلاح و قوت کا سبب ہے اور علم انسان کی روح کی غذا ہے اور اس کی دنیا و آخرت کی اصلاح کا

[illegible]

صعود الی احد :

[illegible]

سؤال عن الساعة :

ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قیامت کے متعلق سوال کیا۔ [illegible]

لقد كان قبلكم من الامم محدثون ::

تحقیق یہ ہے کہ پہلی امتوں میں محدث ہوا کرتے تھے۔ علامہ قرطبی مالکی نے کہا ہے کہ! محدث وہ لوگ ہوتے ہیں جنکے دلوں میں غیب کی صحیح باتوں کا الہام کیا جاتا ہے پھر جسطرح ان کے دل میں کسی بات کا الہام ہوتا ہے واقعہ میں اسی طرح ہوتا ہے یہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کی کرامت ہے وہ جس کو چاہتا ہے یہ کرامت عطا فرماتا ہے حافظ شہاب الدین احمد بن علی بن حجر عسقلانی متوفی لکھتے ہیں کہ محدث میں دال پر زبر ہے اسکی تاویل میں اختلاف ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ اس کا معنی یہ ہے کہ! جس پر الہام کیا گیا ہو اکثر علماء نے کہا ہے کہ! محدث وہ شخص ہے جس کا گمان صادق ہو اور یہ وہ شخص ہے جس کے دل میں کوئی بات ملاء اعلیٰ سے القاء کی گئی ہو۔ ایک قول یہ ہے کہ! جسکی زبان پر بلا قصد صحیح بات آ جائے وہ شخص نبی نہ ہو مگر اس سے فرشتے کلام کریں۔ تیسرا قول یہ ہے کہ! محدث وہ ہے جس کے منہ سے صحیح بات نکلے اسکی تائید سنن ترمذی کی اس حدیث سے ہوتی ہے کہ! حضرت ابن عمر نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اللہ تعالیٰ نے عمر کی زبان اور دل میں حق بات کو رکھ دیا ہے۔ محدث کے وجود میں حکمت یہ ہے کہ! بنی اسرائیل میں بہ کثرت انبیاء کرام مبعوث ہوتے رہے اور اس امت میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نبوت ختم کر دی گئی پس چونکہ اس امت میں نبی نہیں آ سکتے تھے تو اس کے عوض میں اللہ تعالیٰ نے اس امت میں محدث پیدا کر دیئے۔ علامہ طیبی نے کہا ہے کہ! محدث سے مراد وہ شخص ہے جو اپنے الہام کی صدق میں نبی کے صدق کے مرتبہ کو پہنچا ہوا ہو اور حضرت عمر کے محدث ہونے کی تخصیص کی وجہ یہ ہے کہ! سنن ترمذی اور مسند احمد میں یہ حدیث ہے کہ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر نبی ہوتے"

قال لما طعن عمر جعل یألم ::

اس حدیث میں حضرت عمر کے زخمی ہونے کا ذکر ہے اس کا سبب یہ تھا کہ مغیرہ بن شعبہ کے غلام ابو لؤلؤ فیروز نے 26 ذی الحجہ 23 ہجری کو بدھ کے دن صبح کی نماز فجر میں حضرت عمر کی کوکھ میں خنجر کے کئی وار کئے جسکی وجہ سے وہ زخمی ہو کر گر گئے اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے نماز پڑھائی گویا کہ حضرت ابن عباس ان کو تسلی دے رہے تھے یعنی ان کے درد کو زائل کرنے کی کوشش کر رہے تھے

حضرت عمر کی مرویات :-

حضرت عمر سے ۵۳۹ احادیث مروی ہیں جن میں سے ۲۶ احادیث بخاری و مسلم کی متفق علیہ ہیں۔ امام بخاری ۹ احادیث کے ساتھ منفرد ہیں اور امام مسلم ۱۵ احادیث کے ساتھ منفرد ہیں۔

باب مناقب عثمان بن عفان ابی عمرو القرشی رضی اللہ عنہ

حضرت عثمان کا پورا نام اس طرح ہے عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد الشمس بن عبد مناف۔ ان کا نسب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نسب کے ساتھ عبد مناف میں جا کر مل جاتا ہے اور ان کی کنیت ابو عمرو ہے اس پر اتفاق ہے اور اس میں دو قول اور ہیں

(۱) ابو عبد اللہ (۲) ابو لیلی

الزہری نے کہا ہے کہ ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے یہ ان کے اس بیٹے کا نام ہے جو ان کو اللہ تعالی نے ان کی زوجہ حضرت رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عطا فرمایا تھا اور مشہور ہے کہ ان کا لقب ذوالنورین ہے کیونکہ ان کے علاوہ اور کسی کو یہ شرف حاصل نہیں ہوا کہ اس کے عقد نکاح میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دو صاحبزادیاں ہوں۔ ان کی والدہ کا نام اروی بنت کریز بن ربیعہ بن حبیب بن عبد الشمس بن عبد مناف ہے اور نانی کا نام ام حکیم البیضاء بنت عبد المطلب ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھی ہیں۔

وکانت مریضۃ :-

فقہاء کا اس میں اختلاف ہے کہ جو شخص کسی جہاد میں حاضر نہ ہو تو اس کیلئے مال غنیمت سے حصہ نکالا جائے گا یا نہیں؟

امام ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب کا مذہب :-

جس شخص کو امام کسی کام سے بھیجے حتی کہ امام غنیمت کو تقسیم کرلے تو اس کا حصہ نکالا جائے گا اور انہوں نے حضرت ابن عمر کی اس باب کی حدیث سے استدلال کیا ہے

دلیل :- اہل سیرت نے ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سعید بن زید کو کسی کام سے بھیجا اور حضرت طلحہ کو کسی جگہ ٹھہرنے کا حکم دیا اور آپ نے ان دونوں کا حصہ نکالا۔ اور آپ نے ان دونوں سے فرمایا "تم کو اسی کا حصہ ملے گا جو میدان جہاد میں حاضر ہو"

امام مالک، سفیان ثوری، لیث، اوزاعی، امام شافعی، امام احمد اور ابو ثور کا مذہب یہ

مال غنیمت سے اسی شخص کو حصہ ملے گا جو قتال میں حاضر ہو حضرت عمر بن خطاب نے بھی یہی حکم دیا تھا اور کوفہ میں اپنے عاملین کی طرف بھی یہی حکم روانہ کیا تھا

دلیل یہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ! میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ خیبر میں تھے اور مسلمانوں نے خیبر کو فتح کیا تھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مال غنیمت سے میرا حصہ نکال لیں تو حضرت ابو ھریرہ نے کہا! یہ شخص تو ابن قوقل کا قاتل ہے سعید بن عاص کے بیٹے (ابان) نے کہا! کتنا تعجب ہے کہ بلی جیسا جانور پہاڑ کی چوٹی سے بکریاں چراتے چراتے یہاں تک آ گیا اور مجھ پر ایک مسلمان کے قتل کی تہمت لگا رہا ہے جس کو اللہ نے میرے ہاتھوں سے عزت دی ہے اور مجھے اسکے ہاتھوں سے ذلیل ہونے سے بچا لیا۔ راوی کہتے ہیں! مجھے پتہ نہیں کہ حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ کا حصہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے نکالا یا نہیں

امام طحاوی نے کہا ہے کہ!

جو شخص اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کی اطاعت میں غائب ہو اس کو حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے بمنزلہ حاضر قرار دیا ہے اسی طرح وہ شخص جو اہل حرب کے خلاف جہاد سے امیر مسلمین کے کسی کام کی وجہ سے غائب رہے تو وہ بھی حاضر کے قائم مقام ہے رہی حضرت ابو ہریرہ کی حدیث تو ہمارے نزدیک اسکی توجیہہ یہ ہے کہ! حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے حضرت ابان کو نجد کی طرف بھیجا تھا قبل اس کے کہ ان کا خیبر کی طرف نکلنا ہوتا حضرت ابان کو بتایا گیا کہ نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام خیبر کی طرف چلے گئے ہیں تو وہ اس وجہ سے خیبر سے غائب رہے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی کام کی وجہ سے خیبر سے غائب [illegible] نہیں ہوئے تھے جبکہ ان کا ارادہ خیبر کا تھا تو گویا وہ بھی خیبر میں حاضر تھا پس یہ دونوں حدیثیں اس بات کی دلیل ہیں کہ! جو دشمن سے قتال کرے امیر مسلمین کے ساتھ نکلنے کا ارادہ کرے پھر امیر مسلمین اس کو مسلمانوں سے متعلق کسی دوسرے کام کیلئے بھیج دے اور وہ اس کام میں مشغول رہے حتی کہ امیر مال غنیمت تقسیم کر دے تو وہ شخص بھی میدان جہاد میں [illegible] قائم ہے اور اس کا [illegible] مال غنیمت سے حصہ نکالا جائے گا اور وہ شخص

ہو اپنا حسن کلام ایمان مشغول رہا یا مسلمانوں اور کسی کام میں مشغول ہے جو ہمہ وقت کو شاں رہا جائے کہ اسلام مسلموں و دشمنوں سے قتال کر رہے ہیں یا وہ میدان جہاد میں جا سکتا ہے وہ میدان جہاد میں جانے والوں کے قائم مقام ہی ہیں ہوگا اپنا اسلام کا طالب علم ... حصہ دار ہوگا

حضرت عثمان کی مرویات :

حضرت عثمان سے 146 احادیث مروی ہیں جن میں 3 حدیثوں پر امام بخاری اور امام مسلم متفق ہیں اور 8 احادیث کے ساتھ امام بخاری منفرد ہیں اور 5 احادیث کے ساتھ امام مسلم منفرد ہیں

باب مناقب علی بن ابی طالب القرشی الھاشمی ابی الحسن رضی اللہ عنہ

ان کی کنیت ابو الحسن اور ابو تراب تھی، رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کی کنیت ابو تراب رکھی تھی جب آپ نے ان کو مسجد میں لیٹا ہوا دیکھا ان کی پشت سے چادر ڈھلک گئی تھی اور ان کی پشت پر مٹی لگی ہوئی تھی تو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا! اے ابو تراب اٹھو۔ حضرت علی کی والدہ حضرت فاطمہ بنت اسد بن ہاشم رضی اللہ عنہا تھیں یہ کبار صحابیات میں سے تھیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں فوت ہو گئی تھیں

حضرت علی کا مولود کعبہ ہونا :

اخبار متواترہ سے ثابت ہے کہ حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا نے حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم کو جوف کعبہ میں جنم دیا۔ [illegible]

آپ کی مرویات :

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے 586 احادیث مروی ہیں جن میں سے 20 احادیث پر امام بخاری و امام مسلم متفق ہیں، امام بخاری 9 احادیث کے ساتھ منفرد ہیں اور امام مسلم 15 احادیث کے ساتھ منفرد ہیں

خیر لک من ان یکون لک حمر النعم :

یہاں سرخ اونٹوں سے اس لئے تشبیہ دی گئی ہے کہ اس وقت عرب میں سرخ اونٹ ان کیلئے سب سے قیمتی سرمایہ تھا

باب مناقب جعفر بن ابی طالب الہاشمی رضی اللہ عنہ

اس باب میں حضرت جعفر کے مناقب بیان کئے گئے ہیں یہ حضرت علی بن ابی طالب کے بھائی تھے اور ان سے دس سال بڑے تھے آٹھ ہجری کو ان کی شہادت ہوئی تھی ان کی کنیت ابو عبد اللہ تھی ان کے القاب یہ ہیں، ذوالجناحین، ذوالہجرتین، الشجاع، الجواد۔

یہ مقدمین اسلام میں سے تھے ان کی وجہ سے بھائی اسلام لائے تھے پھر انہوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ پھر ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ موتہ کے لشکر کا امیر بنایا اور جب غزوہ موتہ میں ان کے دونوں بازو کٹ گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو جنت میں دو پر عطا کئے جن کے ساتھ وہ اڑتے پھرتے تھے

آپ کی مرویات:

ان کے فضائل میں احادیث ہیں مگر ان سے کوئی حدیث مروی نہیں۔

باب الذکر العباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ

حضرت عباس کی عمر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر سے دو یا تین سال زیادہ تھی۔ مشہور قول کے مطابق یہ فتح مکہ کے بعد اسلام لائے تھے اور ایک قول یہ ہے کہ اس سے پہلے اسلام لائے تھے

وانا نتوسل الیک بعم نبینا:

وسیلہ کی تعریف!

جس چیز کے ذریعے دوسری چیز تک رسائی حاصل کی جائے اور اس کا قرب حاصل کیا جائے وہ وسیلہ ہے امام لغت علامہ جوہری نے کہا ہے کہ! جس چیز سے غیر کا قرب حاصل کیا جائے وہ وسیلہ ہے وسیلہ قرب کا ذریعہ ہے اور یہ اس سے عام ہے کہ ذات سے قرب حاصل کیا جائے یا نیک عمل سے قرب حاصل کیا جائے

توسل کا ایک معنی یہ ہے کہ! کسی کے بارے میں یہ سمجھنا کہ یہ اللہ کا نیک بندہ ہے اور اللہ کے ہاں اس کی دعا قبول ہوتی ہے اس لئے اس سے درخواست کرے کہ آپ میرے حق میں دعا کریں فلاں مقصد کیلئے گویا یہ توسل بمعنی طلب الدعا یا شفاعت فی الدعا ہے یعنی میرے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ میری مراد پوری ہو جائے یا یہ دعا کیجیے کہ اللہ تعالیٰ میری دعا قبول فرمائے۔ اس صورت میں یہ شرک نہیں ہے۔

حضرت عباس بن عبد المطلب کی مرویات :-

حضرت عباس بن عبد المطلب سے کل [illegible] احادیث مروی ہیں جن میں سے [illegible] حدیث پر امام بخاری و امام مسلم متفق ہیں اور امام بخاری [illegible] حدیث کے ساتھ منفرد ہیں اور امام مسلم [illegible] حدیثوں کے ساتھ منفرد ہیں۔

باب مناقب قرابۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ومنقبۃ فاطمۃ بنت الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

اس باب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرابت داروں کے مناقب بیان کئے گئے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرابت دار وہ ہیں جو آپ کے جد اقرب حضرت عبد المطلب کی طرف منسوب ہے اور وہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی ہوں یا انہوں نے آپ کے صحابی کو دیکھا ہو اور وہ حضرت علی ہیں اور ان کی اولاد میں سے حضرت حسن، حضرت حسین، حضرت محسن اور اُم کلثوم ہیں جو سیدہ فاطمہ کے بطن سے پیدا ہوئیں۔ حضرت جعفر اور ان کی اولاد حضرت عبد اللہ، حضرت عون اور حضرت محمد۔ کہا جاتا ہے کہ! حضرت جعفر بن ابی طالب کا نام احمد ہے۔ اور حضرت عقیل بن ابی طالب اور ان کی اولاد نرینہ الفضل، عبد اللہ، قثم عبید اللہ، حارث، معبد، عبد الرحمن، کثیر، عون اور

ایک قول یہ ہے کہ! ان میں سے ہر ایک نے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کی ہے حضرت جعفر کی صاحب زادیاں یہ ہیں! اُم حبیبہ، آمنہ اور صفیہ رضی اللہ عنہن حضرت جعفر کی اکثر اولاد نرینہ اُم الفضل کے بطن سے تھی۔ اور معتب بن ابی لہب اور عباس بن عتبہ بن ابی لہب اور وہ آمنہ بنت العباس کے شوہر تھے اور حضرت عبد اللہ بن زبیر بن عبد المطلب اور ان کی بہن ضباعہ، اور وہ حضرت المقداد بن الاسود کی زوجہ تھیں۔

حضرت سیدہ فاطمہ سے حضرت علی نے غزوہ احد کے بعد نکاح کیا تھا اس وقت ان کی عمر 15 سال اور ساڑھے 5 ماہ تھی اور حضرت علی کی عمر اس وقت 21 سال اور 5 ماہ تھی۔

حضرت عباس بن عبدالمطلب کی مرویات :

حضرت عباس بن عبدالمطلب سے 35 احادیث مروی ہیں جن میں سے 1 حدیث پر امام بخاری و امام مسلم متفق ہیں اور امام بخاری 1 حدیث کے ساتھ منفرد ہیں اور امام مسلم 3 حدیثوں کے ساتھ منفرد ہیں۔

باب مناقب قرابة رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ومنقبة فاطمة بنت الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

اس باب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابت داروں کے مناقب بیان کیے گئے ہیں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابت دار وہ ہیں جو آپ کے جد اقرب حضرت عبدالمطلب کی طرف منسوب ہیں اور وہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی ہیں یا انہوں نے آپ کے صحابی کو دیکھا ہو اور وہ حضرت علی ہیں اور ان کی اولاد میں سے حضرت حسن، حضرت حسین، حضرت محسن اور ام کلثوم ہیں جو سیدہ فاطمہ کے بطن سے پیدا ہوئیں۔ حضرت جعفر اور ان کی اولاد حضرت عبداللہ، حضرت عون اور حضرت محمد۔ کہا جاتا ہے کہ حضرت جعفر بن ابی طالب کا نام احمد ہے۔ اور حضرت عقیل بن ابی طالب اور ان کی اولاد نیز الفضل، عبداللہ، قثم، عبیداللہ، حارث، معبد، عبدالرحمن، کثیر، عون اور

ایک قول یہ ہے کہ ان میں سے صرف اکثر نے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کی ہے حضرت جعفر کی صاحبزادیاں یہ ہیں: ام حبیبہ، آمنہ اور صفیہ رضی اللہ عنہن۔ حضرت جعفر کی اکثر اولاد لبابہ ام الفضل کے بطن سے ہے اور معتب بن ابی لہب اور عباس بن عتبہ بن ابی لہب اور وہ آمنہ بنت العباس کے شوہر تھے اور حضرت عبداللہ بن زبیر بن عبدالمطلب اور ان کی بہن ضباعہ تھیں۔ اور وہ حضرت المقداد بن الاسود کی زوجہ تھیں

حضرت سیدہ فاطمہ سے حضرت علی نے غزوہ احد کے بعد نکاح کیا تھا اس وقت ان کی عمر 15 سال اور ساڑھے 5 ماہ تھی اور حضرت علی کی عمر اس وقت 21 سال اور 5 ماہ تھی۔

حضرت سیدہ فاطمہ سے حضرت ابوبکر سے میراث کا سوال کرنے کی توجیہ!

اعتراض! کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا تھا کہ "ہم گروہ انبیاء نہ وارث بناتے ہیں اور نہ کسی کو وارث بناتے ہیں" تو پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوبکر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث کا سوال کیوں کیا؟

جواب! سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اس وقت تک یہ حدیث نہیں سنی تھی اور ان کو یہ معلوم نہیں تھا کہ کسی کو اپنے ترکہ کا وارث نہ بنانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصیت ہے ان کے پیش نظر قرآن مجید کی یہ آیت تھی! "وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ" (النساء۔ 11)

ترجمہ: "اگر بیٹی ایک ہو تو اس کیلئے ترکہ کا نصف ہے"

تو اس آیت کے عموم کے پیش نظر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ترکہ سے اپنے حصہ کا سوال کیا تھا۔

حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مرویات:

حضرت سیدنا فاطمہ رضی اللہ عنہا سے 18 احادیث مروی ہیں جن میں سے ایک ایک حدیث پر امام بخاری و امام مسلم متفق ہیں۔

باب مناقب زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ

حضرت زبیر بن العوام کا پورا نام زبیر بن العوام بن خویلد بن اسد بن عبد العزّی بن قصی بن کلاب ہے۔ ان کا نسب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نسب کے ساتھ قصی میں جمع ہو جاتا ہے۔ ان کی والدہ حضرت صفیہ بنت عبد المطلب ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھی ہیں۔ حضرت زبیر ان دس صحابہ میں سے ایک ہیں جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنت کی بشارت دی تھی۔ یہ غزوہ بدر میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تمام غزوات میں حاضر تھے انہوں نے دو ہجرتیں کی تھیں۔ جس وقت یہ اسلام لائے اس وقت ان کی عمر 16 سال تھی۔ جمادی الاولیٰ 36 ہجری میں جنگ جمل میں ان کو شہید کر دیا گیا تھا۔ ان کا قاتل عمرو بن جرموز تھا ان کی قبر بصرہ کی ایک جانب وادی السباع میں ہے۔

"اور حضرت عباس نے کہا! وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حواری ہیں۔ ان کو حواری اس لئے کہا جاتا ہے کہ ان کے کپڑے سفید تھے"

حواری کا معنی:- مددگار، خالص۔

اعتراض! تمام صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مددگار ہیں تو حضرت زبیر کو حواری کے لقب کے ساتھ مخصوص کرنے کی کیا وجہ ہے؟

جواب! نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوہ خندق میں 3 بار پوچھا کہ میرے پاس بنو قریظہ کی خبر کون لائے گا؟ تو تینوں بار حضرت زبیر نے رضامندی ظاہر کی۔ اس وجہ سے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا! وہ میرے حواری ہیں۔

(i) ان کا نام "الحواریین" اس لئے رکھا گیا تھا کہ ان کے کپڑے سفید تھے۔

(ii) یہ امام بخاری کا کلام ہے ان کی مراد یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ کے اصحاب کو حواری اس لئے کہا جاتا تھا کہ ان کے کپڑے سفید تھے۔ ابو الارطاۃ نے کہا! وہ لوگ دھوبی تھے اور کپڑے دھو کر سفید کرتے تھے۔ الثعلبی نے کہا! وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مخلص صحابہ اور ان کے مددگار تھے۔

(iii) عبد اللہ بن مبارک نے کہا! وہ نورانی لوگ تھے ان کی عبادتوں کا نور ان کے چہروں پر دکھائی دیتا تھا۔

حدیث نمبر 3721:-

اس حدیث میں جنگ یرموک کا ذکر ہے یہ شام کی جانب ایک جگہ ہے اور دمشق کے بہت قریب ہے۔ سیف بن عمر نے کہا ہے! کہ جنگ یرموک کا واقعہ 13 ہجری میں دمشق کی فتح سے پہلے ہوا تھا اور ابو حسین اور ولید بن لہیعہ نے کہا ہے کہ یہ واقعہ دمشق کی فتح کے بعد 15 ہجری میں ہوا تھا ابن کلبی نے کہا ہے کہ! یہ واقعہ 5 رجب 15 ہجری میں فتح دمشق کے بعد ہوا۔ ابن عساکر نے کہا ہے کہ! یہی تاریخ صحیح ہے۔

جنگ یرموک میں مسلمانوں کو بہت عظیم فتح حاصل ہوئی تھی اس وقت ہرقل کے لشکر کا سالار ماہان ارمنی تھا اور مسلمانوں کے لشکر کے سالار حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ تھے اور ان کے درمیان بہت زبردست جنگیں ہوئی تھیں بالآخر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح عطا فرمائی اور مسلمانوں نے ایک لاکھ پانچ ہزار رومی قتل کر دیئے اور 40 ہزار رومیوں کو گرفتار کر لیا تھا اس جنگ میں 4000 مسلمان شہید ہوئے تھے ماہان دمشق میں قتل کیا گیا تھا جب حضرت ابو عبیدہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ اور دس مہاجرین اور انصار کے ہاتھ فتح کی بشارت کا مکتوب لکھ کر بھیجا اور مسلمانوں نے اس جنگ میں بھاری مال غنیمت حاصل کیا حتیٰ کہ گھوڑ سواروں کو 24 ہزار مثقال سونا

اور اتنی ہی جانی ملی اس جنگ میں 95 ہزار مسلمان شریک ہوئے تھے جن میں سے 4 ہزار مسلمان شہید ہو گئے تھے اور اس جنگ میں 9 لاکھ رومی شریک ہوئے تھے۔

حضرت زبیر بن العوام کی مرویات!

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے 38 احادیث مروی ہیں جن میں سے 2 حدیثوں پر شیخین متفق ہیں اور 7 حدیثوں کے ساتھ امام بخاری منفرد ہیں۔

باب مناقب طلحۃ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ

ان کا پورا نام "طلحۃ بن عبید اللہ ابن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب" ہے ان کا نسب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نسب کے ساتھ مرہ بن کعب میں جمع ہو جاتا ہے اور حضرت ابوبکر کے ساتھ تیم بن مرہ میں جمع ہو جاتا ہے۔ حضرت طلحہ کی کنیت ابو محمد ہے ان کی ماں کا نام الصعبۃ بنت [illegible] تھا جو حضرت علاء بن حضرمی کی بہن ہیں۔ حضرت طلحہ جنگ جمل میں ایک تیر لگنے سے 36 ہجری میں شہید ہو گئے تھے

حضرت طلحۃ بن عبید اللہ کی مرویات!

حضرت طلحۃ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے 38 حدیثیں مروی ہیں جن میں سے 1 حدیث پر شیخین متفق ہیں اور 2 حدیثوں کے ساتھ امام بخاری منفرد ہیں اور 3 حدیثوں کے ساتھ امام مسلم منفرد ہیں۔

باب مناقب سعد بن ابی وقاص الزہری وبنو زھرۃ اخوال النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو سعد بن مالک

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ان دس صحابہ میں سے ہیں جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنت کی بشارت دی تھی ان کی کنیت ابو اسحاق ہے ان کو اسلام کا شہسوار کہا جاتا ہے یہ وہ شخص ہیں جنہوں نے سب سے پہلے اللہ کی راہ میں تیر چلایا تھا یہ مستجاب الدعوات بھی تھے یہ اسلام لانے والوں میں ساتویں شخص تھے [illegible] کے ہاتھ پر ایران کو فتح کیا مدینہ سے دس میل کی مسافت پر عقیق میں ان کا محل تھا اس میں انکی وفات ہوئی لوگ انکے جنازے کو مدینہ میں [illegible] گئے اور ان کو "البقیع" میں دفن کیا گیا مروان بن الحکم نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی

یہ عشرہ مبشرہ میں سے فوت ہونے والے آخری صحابی ہیں ان کی وفات 55 ہجری میں ہوئی جس دن ان کی وفات ہوئی اس دن ان کی عمر 83 سال تھی ایک قول کے مطابق 73 سال تھی

حدیث نمبر 3726: "وانا ثلث الاسلام"

حضرت سعد بن ابی وقاص نے کہا! میں مسلمانوں کا تیسرا حصہ تھا یعنی میں تیسرا وہ شخص تھا جو سب سے پہلے اسلام لایا تھا اور مجھ سے پہلے صرف دو افراد اسلام لائے تھے حضرت خدیجہ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہا یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر اور ان کی مراد آزاد مرد تھے

حافظ ابن عبد البر نے ذکر کیا ہے کہ وہ ساتویں نمبر پر اسلام لانے والے تھے۔

دلیل! کیونکہ حضرت عمار کی حدیث میں ہے کہ! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اور آپ کے ساتھ صرف پانچ غلام تھے اور صرف ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے تو یہ کل چھ مسلمان ہو گئے اور ساتویں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ تھے یا حضرت سعد نے یہ اپنے علم کے اعتبار سے فرمایا تھا کہ میں تیسرا مسلمان ہوں، اس کا سبب یہ ہے کہ! اس وقت جو بھی اسلام لاتا تھا وہ اپنا اسلام مخفی رکھتا تھا تو اس اعتبار سے حضرت سعد نے کہا کہ! میں تیسرا مسلمان ہوں۔

حدیث نمبر 3728: "انی لاول العرب رمی بسھم"

"میں نے حضرت سعد کو یہ کہتے ہوئے سنا! میں وہ پہلا عرب ہوں جس نے اللہ کی راہ میں تیر چلایا" حضرت سعد بن ابی وقاص نے جس جہاد میں سب سے پہلا تیر چلایا تھا یہ عبیدہ بن الحارث بن عبد المطلب کا لشکر تھا اور یہ مسلمانوں اور مشرکین کے درمیان پہلی جنگ تھی

"حضرت عمر کی طرف شکایت ان کی جھوٹی کی تھی کہ وہ اچھی طرح نماز نہیں پڑھتے"

حضرت سعد کی جو شکایت حضرت عمر کی طرف لگائی گئی تھی کہ یہ اچھی طرح نماز نہیں پڑھتے۔ یہ شکایت لگانے والے ابو سعدہ اسامہ بن قتادہ تھے حضرت عمر نے اس کی تحقیق کی اور یہ شکایت جھوٹی تھی حضرت سعد بن ابی وقاص نے اس شخص کے خلاف دعا فرمائی تھی تو قبول ہو گئی تھی

حضرت سعد کی مرویات! حضرت سعد بن مالک (ابو وقاص) رضی اللہ عنہ سے 270 حدیثیں مروی ہیں جن میں سے 43 حدیثوں پر شیخین متفق ہیں امام بخاری 26 حدیثوں کے ساتھ منفرد ہیں اور امام مسلم 52 حدیثوں کے ساتھ منفرد ہیں۔

باب ذکر أصهار النبی منهم ابو العاص بن الربیع

اس عنوان میں "اصہار" کا لفظ ہے اور اصہار وہ لوگ ہیں جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹیوں سے نکاح کیا۔ صہر کا اطلاق بیوی کے تمام رشتہ داروں پر ہوتا ہے۔ خلیل نے کہا ہے کہ صہر کا اطلاق تمام دولہوں اور دامادوں پر ہوتا ہے اسی طرح بیوی کے بھائی اور اسکے باپ پر بھی صہر کا اطلاق ہوتا ہے اور عام عربوں کے نزدیک بیٹی کے خاوند یعنی داماد کو صہر کہتے ہیں

داماد ابو العاص بن الربیع :

ابو العاص کا نام "لقیط" اور "مقسم" ہے یہ ربیع بن الربیعة بن عبد العزی بن عبد شمس بن عبد مناف کے بیٹے ہیں یہ اپنی کنیت ابو العاص کے نام سے مشہور ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے بڑی صاحبزادی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کا اعلان نبوت سے پہلے ان سے نکاح کیا تھا۔ حضرت ابو العاص جنگ یمامہ میں شہید ہو گئے تھے

باب مناقب زید بن الحارثة مولی النبی

ان کا نام حضرت زید بن حارثہ بن شراحیل بن کعب بن عبد العزی الکلبی ہے۔ زمانہ جاہلیت میں ان کو قید کر لیا گیا تھا پھر ان کو حکیم بن حزام نے اپنی پھوپھی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کیلئے خرید لیا تھا پھر انہوں نے زید بن حارثہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہبہ کر دیا تھا۔ حضرت زید بن حارثہ غزوہ بدر اور اسکے بعد کے تمام غزوات میں حاضر رہے اور غزوہ موتہ میں شہید ہوئے۔
حضرت زید کے سوا کسی اور صحابی کا نام قرآن میں مذکور نہیں

حدیث نمبر 3731 : "دخل علی قائف"

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے پاس ایک قیافہ شناس آیا"
اس حدیث میں "قائف" کا ذکر ہے یعنی قیافہ شناس جو مشابہت اور علامات کے ذریعے فروع کو اصول کے ساتھ اور ابناء کو آباء کے ساتھ ملاتا ہے۔ اس حدیث میں جو ذکر ہے کہ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا یعنی احکام حجاب نازل ہونے سے پہلے آیا تھا۔
"تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے بہت خوش ہوئے اور آپ کو یہ اچھا لگا"
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس لئے خوش ہوئے کیونکہ حضرت اسامہ سیاہ فام تھے اور حضرت زید گورے تھے اس وجہ سے لوگ ان کے نسب میں شک کرتے تھے اور جب قیافہ شناس نے تصدیق کر دی کہ یہ ان میں سے ایک دوسرے کا جز ہیں عربوں کے اصول کے مطابق حضرت اسامہ کے نسب کی تصدیق ہو گئی

باب ذکر اسامۃ بن زید

ان کا اور ان کے والد حضرت اسامہ بن زید بن حارثہ بن شراحیل الکلبی العذری ہے ان کو محبوب رسول اللہ کہا جاتا ہے کیونکہ یہ دونوں باپ بیٹے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب تھے ان کی کنیت ابو محمد اور ابو زید ہے ان کی والدہ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا تھیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پالنے والی تھیں جس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اس وقت حضرت اسامہ کی عمر 20 سال تھی۔ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو شام کی طرف جانے والے تمام اسلامی لشکر کا امیر بنایا تھا لشکر کے روانہ ہونے سے پہلے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات ہو گئی تو آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد حضرت ابو بکر نے لشکر کو روانہ کیا حضرت اسامہ 54ھ میں مدینہ میں فوت ہوئے۔

حدیث نمبر 3737 :- "اذ دخل الحجاج بن ایمن"

اس حدیث میں حجاج بن ایمن کا ذکر ہے یہ انصاری خزرجی ہیں ایک قول یہ ہے کہ یہ حبشی تھے دوسرا قول یہ ہے کہ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پالنے والی تھیں ان کے بیٹے ہیں اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے ماں شریک بھائی تھیں

حضرت ام ایمن :-

ایک قول یہ ہے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باندی اور خادمہ تھیں اور آپ کو پالنے والی تھیں اور یہ حبشیہ تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والد حضرت عبد اللہ نے ان کو آزاد کر دیا تھا اور یہ بہت پہلے اسلام لائی تھیں انہوں نے حبشہ اور مدینہ کی طرف ہجرت کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کی۔ دوسرا قول یہ ہے کہ یہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی باندی تھیں انہوں نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے ھبہ کر دیا تھا۔ تیسرا قول یہ ہے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ کی باندی تھیں اور یہ وہی ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیشاب مبارک پی لیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا تمہارے پیٹ میں اب کبھی درد نہ ہو گا

حضرت اسامہ بن زید کی مرویات!

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے ایک سو اٹھائیس (128) احادیث مروی ہیں

باب مناقب عبداللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو عبدالرحمن ہے یہ مکی اور مدنی ہیں یہ اپنے والد کے ساتھ بہت پہلے اسلام لائے تھے اس وقت یہ نابالغ تھے یہ فقیہہ صحابہ اور مکثرین حدیث میں سے ہیں یہ 73ھ میں مکہ میں فوت ہوئے تھے اس وقت انکی عمر 86 سال تھی انکی موت کا سبب یہ تھا کہ حجاج بن یوسف نے اپنے نیزہ کی زہر آلود نوک ان کے قدم پر ماری تھی اس سے وہ بیمار ہوئے حتی کہ فوت ہو گئے

حضرت عبداللہ بن عمر کی مرویات:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے 1623 احادیث مروی ہیں

باب مناقب عمار و حذیفۃ رضی اللہ عنہما

حضرت عمار کی کنیت ابو الیقظان ہے یہ اور ان کے والد قدیم الاسلام تھے ان کو اسلام لانے کی وجہ سے تکلیفیں دی جاتی تھیں ابوجہل نے ان کی والدہ سمیہ کو قتل کر دیا تھا اور یہ اسلام میں پہلی شہیدہ تھیں ان کے والد بھی بہت پہلے وفات پا گئے تھے یہ زندہ رہے حتی کہ جنگ صفین میں شہید ہوئے یہ تمام غزوات میں حاضر رہے ان سے 62 احادیث مروی ہیں 2 حدیثوں کے ساتھ امام بخاری و مسلم متفق ہیں

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ:

ان کا نام حضرت حذیفہ بن یمان ہے اور یہ حذیفہ بن حسل ہیں اور یمان ان کے والد کا لقب ہے یہ سابقین صحابہ میں سے ہیں جلیل القدر صحابی ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں قیامت تک کے فتنوں اور حوادث میں سے ماکان اور ما یکون کی خبر دے دی تھی۔ حضرت حذیفہ کے علاوہ اور کسی کو منافقین کا علم نہیں تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو منافقین کی خبر دی تھی ان کو منافقین کے متعلق نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا رازدان کہا جاتا تھا جب ان پر موت آئی تو انہوں نے کہا یہ میری دنیا میں آخری ساعت ہے اے اللہ! بے شک تو جانتا ہے کہ میں تجھ سے محبت کرتا ہوں تو [illegible] ملاقات میں میرے لئے برکت فرما پھر وہ فوت ہو گئے
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے 40 دن بعد 36ھ میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے وفات پائی

حضرت حذیفہ کی مرویات :-

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے 100 سے زائد احادیث مروی ہیں

باب مناقب ابی عبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہ

حضرت ابو عبیدہ کا نام عامر بن عبداللہ بن الجراح بن ھلال بن اھیب بن ضبۃ بن الحارث بن فہر ہے۔ ان کا نسب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ فہر بن مالک میں مجتمع ہو جاتا ہے

ان کے والد جنگ بدر میں حالت کفر میں مارے گئے۔

اور ایک قول یہ ہے کہ خود انہوں نے ہی اپنے والد کو قتل کیا تھا

حضرت ابو عبیدہ کو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے شام کا امیر مقرر کیا تھا اور وہ شام میں 18ھ میں طاعون کی بیماری میں فوت ہوئے تھے آپکی عمر 58 سال تھی

حدیث نمبر 3745 :-

وفد نجران کا قصہ :- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اھل نجران کی طرف مکتوب لکھا اور ان کو اسلام کی دعوت دی اور فرمایا! اگر تم اسلام قبول کرنے سے انکار کرتے ہو تو جزیہ دو اور اگر تم جزیہ دینے سے بھی انکار کرتے ہو تو میں تم سے اعلان جنگ کرتا ہوں۔ تو وہ 60 سوار مدینہ میں آئے۔ ان میں سے 14 معززین تھے جن میں سے 3 کار مختار تھے۔ (1) العاقب (2) السید (3) ابو حارثہ بن علقمہ یہ لوگ عمدہ پوشاک پہنے عصر کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اس وقت ان کی نماز کا وقت آگیا تھا انہوں نے مشرق کی جانب منہ کر کے نماز پڑھی۔ صحابہ نے ان کو منع کرنے کا ارادہ کیا تو آپ نے فرمایا! ان کو چھوڑ دو وہ کئی دن مدینہ میں رہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حضرت عیسیٰ کے ابن اللہ ہونے اور اپنے دیگر موضوعات باطلہ کے متعلق مناظرہ کرتے رہے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قوی دلائل اور مسکت براھین سے انکار کرتے رہے لیکن وہ نہیں مانے تھے

باب مناقب مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ

حضرت مصعب کا پورا نام مصعب بن عمیر بن ہاشم بن عبد مناف بن عبد الدار بن قصی القرشی ہے انکی کنیت ابو عبداللہ ہے یہ جلیل القدر صحابہ میں سے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو ہجرت سے پہلے عقبہ ثانیہ کے بعد قرآن مجید اور دین کے احکام کی تعلیم

ہے کہ یہ حدیث [illegible] اللہ کو [illegible] کہا جاتا ہے

[illegible] شہید ہو گئے تھے

باب مناقب الحسن والحسین رضی اللہ عنہما

حضرت حسن کی کنیت ابو محمد اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو عبداللہ ہے
حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو زہر کھلایا گیا تھا جسکی وجہ سے وہ مدینہ میں ۴۹ ھ میں وفات
پاگئے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی ولادت اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے حمل کے درمیان
صرف ایک طہر کا فاصلہ تھا۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی ولادت رمضان 3 ھ میں ہوئی
اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت ۴ ھ میں ہوئی ان کی عمر میں تقریباً 7 یا 8
ماہ کا فاصلہ ہے۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا سبب یہ تھا کہ جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ وفات
پاگئے تو اہل کوفہ نے آپکی طرف خطوط لکھے کہ وہ انکی اطاعت پر قائم ہیں اور ان سے
مطالبہ کیا گیا کہ وہ کوفہ آئیں تو حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے اپنے عم زاد مسلم بن عقیل کو
بھیجا تاکہ لوگ ان کے ہاتھ پر بیعت کر لیں جب یزید نے یہ سنا تو عبیداللہ بن زیاد
کو کوفہ بھیجا اس نے وہاں کے لوگوں کو اپنی طرف مائل کر لیا اور مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ
کو شہید کر دیا اور حضرت حسین سے مقابلہ کیلئے لشکر روانہ کیا ان کا کربلا میں مقابلہ
ہوا حتیٰ کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے اہل بیت کی ایک جماعت شہید ہو گئی صرف
علی بن حسین بیمار ہونے کی وجہ سے بچ گئے تھے کل 72 نفوس شہید ہوئے یہ واقعہ
10 محرم الحرام 61 ھ کو پیش آیا۔

حدیث نمبر 3750 / 3748 ح "اعتراض"

اس میں یہ اعتراض ہے کہ 3748 حدیث مبارکہ میں ہے کہ! حضرت حسین رضی اللہ عنہ
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سب سے زیادہ مشابہ تھے اور حدیث نمبر 3750 میں ہے کہ
حضرت حسن رضی اللہ عنہ آپکے زیادہ مشابہ تھے؟

"جواب"

دونوں ہی آپکے سب سے زیادہ مشابہ تھے اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی آپ سے سب سے
[illegible] تھی اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی آپ سے مشابہت [illegible]

پھر لوگ حضرت حسن کے علاوہ اور آپ سے زیادہ اہل بیت میں سے کوئی بھی حضرت حسن رضی اللہ عنہ آپ کے مشابہ تھے۔

حدیث نمبر 3753:

فقال اہل العراق یسئلون عن الذباب

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس یہ معاملہ ہوا کہ اہل عراق یہ پوچھتے ہیں کہ اگر کوئی محرم (احرام والا) مکھی کو قتل کر دے تو اس پر کتنا فدیہ لازم ہوگا اور مکھی کا کتنا گناہ ہے حالانکہ انہوں نے حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ کو قتل کیا جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بیٹے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نواسے ہیں اور اسکی انہیں کوئی فکر نہیں ہے معمولی گناہ کی ان کو فکر ہے اور اتنے عظیم جرم کی ان کو کوئی فکر نہیں ہے

اس حدیث میں مذکور ہے "حسن اور حسین دنیا میں میرے خوشبودار پھول ہیں"

سنن ترمذی میں یہ حدیث ہے!

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان دونوں کو سونگھتے تھے اور اپنے ساتھ چمٹاتے تھے

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ! میں نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس گیا تو حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما آپ کے سامنے کھیل رہے تھے میں نے پوچھا! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا آپ ان سے محبت کرتے ہیں؟ آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا! میں ان سے کیسے محبت نہ کروں یہ دنیا میں میرے خوشبودار پھول ہیں میں ان کو سونگھتا ہوں۔

حضرت حسنین رضی اللہ عنہما کی مرویات:

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے 13 احادیث مروی ہیں جو انہوں نے اپنے نانا اور اپنے والد سے روایت کی ہیں۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے 8 احادیث مروی ہیں جو انہوں نے اپنے نانا سے اور اپنے والد سے اور اپنی والدہ سے اور حضرت عمر سے روایت کی ہیں۔

باب مناقب بلال بن رباح مولیٰ ابی بکر رضی اللہ عنہما

یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں حضرت بلال حبشی [illegible]
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن [illegible] حضرت ابوبکر [illegible]
خرید [illegible]
آزاد ہونے کے بعد آپ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ [illegible]
صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible] وفات ہوئی

حضرت بلال کی مرویات:

حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے 44 احادیث مروی ہیں [illegible]
یہ امام بخاری اور امام مسلم متفق ہیں اور دو میں [illegible] امام بخاری منفرد
ہیں اور ایک حدیث کے ساتھ امام مسلم منفرد ہیں

باب ذکر ابن عباس رضی اللہ عنہما

ان کا نام عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب بن ہاشم ہے [illegible] نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے
[illegible] کنیت ابوالعباس ہے [illegible]
ارسٹھ (68) ہجری میں طائف میں فوت ہوئے [illegible] نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی وفات ہوئی تو ان کی عمر 15 سال تھی۔
صحیح قول یہ ہے کہ ان کی عمر 13 سال تھی کیونکہ وہ ہجرت سے 3 سال پہلے پیدا ہوئے
تھے۔ **مرویات:** ان سے 1660 احادیث مروی ہیں 75 حدیثوں میں شیخین متفق
ہیں۔ 28 میں امام بخاری اور 49 میں امام مسلم منفرد ہیں

باب مناقب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ

ان کا نام ابوسلیمان خالد بن ولید بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم بن یقظہ
بن مرہ بن کعب ہے ان کا نسب مرہ بن کعب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
جمع ہو جاتا ہے یہ فتح مکہ اور صلح حدیبیہ کے درمیانی عرصہ میں اسلام لائے یہ اپنے
بستر پر حمص یا مدینہ میں 21ھ میں فوت ہوئے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کے
بارے میں فرمایا کہ خالد اللہ عزوجل کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی مرویات:۔

حضرت خالد بن ولید سے 18 احادیث مروی ہیں جن میں سے ایک حدیث پر امام بخاری اور امام مسلم متفق ہیں اور ایک حدیث کے ساتھ امام بخاری منفرد ہیں

بَابُ مَنَاقِبِ سَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ

ان کا نام حضرت سالم بن معقل ہے اور ان کی کنیت ابو عبداللہ ہے یہ اہل فارس میں سے ہیں اور اکابر و فضلاء صحابہ میں سے ہیں۔ ان کا شمار مہاجرین میں ہوتا ہے حضرت سالم بدر اور اسکے بعد کے غزوات میں حاضر تھے یہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے

حدیث نمبر 3758:۔

اس حدیث میں قرآن مجید کے حصول کیلئے چار مردوں کا ذکر کیا گیا ہے ان کی تخصیص کی وجہ یہ ہے کہ ان چار صحابہ کو دوسروں کی بہ نسبت قرآن مجید کے الفاظ زیادہ منضبط تھے اور یہ ان الفاظ کی ادائیگی دوسروں سے زیادہ عمدگی سے کرتے تھے اگرچہ بعض دوسرے صحابہ کو ان کی بہ نسبت قرآن مجید کی فہم اور مسائل کے استنباط کا ملکہ ان سے زیادہ تھا۔ ان چاروں میں سے حضرت عبداللہ بن مسعود کا ذکر سب سے پہلے فرمایا تاکہ یہ معلوم ہو کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ان سب سے افضل ہیں۔

بَابُ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ

ان کا نام عبداللہ بن مسعود بن غافل الھذلی اور ھذیل بن مدرکہ بن الیاس ہے ان کا نسب مدرکہ میں آقا علیہ الصلوۃ والسلام سے مل جاتا ہے یہ اسلام لانے والے چھٹے مرد تھے۔ انہوں نے دو ہجرتیں کی۔ یہ تمام غزوات میں آقا علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ تھے۔ ان کو صاحب الطھور والوسادۃ والنعلین کہا جاتا تھا یعنی یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وضو کراتے اور آپ کا گدا اور نعلین اٹھاتے تھے یہ 32ھ میں مدینہ میں فوت ہوئے۔ اس وقت ان کی عمر 60 سال سے زیادہ تھی

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی مرویات:۔

ان سے 848 احادیث مروی ہیں جن میں سے 64 احادیث پر شیخین متفق ہیں۔

باب ذکر معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ

ان کا نام معاویہ بن ابوسفیان صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف القرشی الاموی ہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فتح مکہ کے وقت اور ایک قول کے مطابق صلح حدیبیہ کے زمانہ میں اسلام لائے۔ انہوں نے 40 سال سے زیادہ عرصہ حکومت کی صحیح روایت کے مطابق حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ شام میں 22 رجب 60ھ میں فوت ہوئے

حدیث نمبر 3764:

اس حدیث مبارکہ میں ہے کہ! حضرت ابن عباس نے اپنے آزاد کردہ غلام (عکرمہ) سے کہا! حضرت معاویہ کو چھوڑ دو "یعنی انکار اور اعتراض نہ کرو کیونکہ وہ فقیہ ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی ہیں اور وہ فقہی احکام کے عارف ہیں **ایک قول کے مطابق** عکرمہ نے جو ایک رکعت وتر پڑھنے پر اعتراض کیا تھا اس میں دلیل ہے کہ صحابہ کرام کے نزدیک وتر کی 03 رکعت پڑھنا معروف تھا تاہم حضرت معاویہ کے ایک رکعت پڑھنے کی تاویل یہ ہے کہ وہ ایک رکعت آخری دوگانہ کے ساتھ ملی ہوئی تھی اور یہ تاویل اس لئے ضروری ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک رکعت نماز کو دُم کٹی نماز فرمایا (یعنی نامکمل) اور اس سے منع فرمایا

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی مرویات:

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے 130 احادیث مروی ہیں، جن میں سے 4 پر امام بخاری اور امام مسلم متفق ہیں۔

باب مناقب فاطمہ رضی اللہ عنہا

انکی والدہ حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا ہیں، سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا زمانۂ اسلام میں پیدا ہوئیں، رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی بن ابی طالب سے غزوہ احد کے بعد ان کا نکاح کیا اور ساڑھے 9 ماہ بعد انکی رخصتی ہوئی تھی، اس وقت انکی عمر 15 سال 5 ماہ تھی، حضرت علی نے ان کے ہوتے ہوئے کوئی نکاح نہیں کیا، ان کی وفات 3 رمضان المبارک 11ھ میں ہوئی، حضرت علی نے ان کو غسل دیا اور نماز جنازہ پڑھائی، ان کی وصیت کے مطابق رات کے وقت ان کو دفن کیا گیا، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ [illegible] نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

"فاطمہ اہل جنت کی عورتوں کی سردار ہیں"
اس حدیث کی رو سے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے افضل النساء ہونے میں کوئی شک نہیں مگر وہ ازواجِ مطہرات کے بعد سب سے افضل ہیں۔ ازواج مطہرات کے افضل النساء ہونے پر صریح قرآن ناطق ہے!

ترجمہ! "اے نبی کی ازواج! تم عورتوں میں سے کسی کی مثل نہیں ہو اگر تم (اللہ سے) ڈرتی رہو"

⇐ حضرت فاطمہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے کیسے افضل ہو سکتی ہیں حالانکہ وہ آپکی ماں ہیں اور ماں بیٹی سے افضل ہوتی ہے!

تحقیق یہ ہے کہ! سیدہ فاطمہ ازواجِ مطہرات کے علاوہ باقی تمام عورتوں سے افضل ہیں

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی مرویات:-

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے 18 حدیثیں مروی ہیں جن میں سے ایک پر امام بخاری و مسلم متفق ہیں

باب فضل عائشۃ رضی اللہ عنہا

آپ رضی اللہ عنہا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہیں ان کی والدہ کا نام اُمّ رومان بنت عامر ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مکہ میں ہجرت سے 2 سال پہلے نکاح کیا۔

ایک قول کے مطابق ہجرت سے 03 سال پہلے نکاح کیا۔

دوسرے قول کے مطابق ڈیڑھ سال پہلے نکاح کیا اس وقت انکی عمر 6 سال تھی۔ رخصتی 9 سال کی عمر میں ہوئی۔ جس وقت نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات ہوئی اس وقت ان کی عمر 18 سال تھی اس کے بعد وہ تقریباً 50 سال زندہ رہیں لوگوں نے ان سے بکثرت احادیث روایت کی ہیں صرف احکام کے متعلق جو احادیث روایت کی گئی ہیں ان کی تعداد 1010 ہے ان کی کنیت اُمّ عبداللہ ہے۔ اس سے مراد ان کے بھانجے ابن زبیر ہیں۔

حدیث نمبر 3770:-

فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى الطَّعَامِ

ثرید کی تعریف:- گوشت کے سالن میں روٹی کے ٹکڑوں کو ڈال کر جو طعام بنایا جائے اس کو ثرید کہتے ہیں۔

نیت کرے کہ میں اس وقت حقیقتاً نماز نہیں پڑھ سکتا کیونکہ میں بے وضو ہوں لیکن میں صورۃً نماز پڑھتا ہوں جو صورۃً نماز کے مشابہ ہے اور وہ نماز کے تمام افعال کرے لیکن اس کو نماز نہ قرار دے اور بعد میں اسکی قضاء کرے۔

حدیث نمبر 3775 :-

اس حدیث مبارکہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی دو وجوہوں سے منقبت ہے

(1) پہلی وجہ! اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اذیت دینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اذیت دینا ہے۔

(2) دوسری وجہ! جسطرح اللہ عزوجل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی صرف اس دن نازل فرماتا ہے جس دن آپ ازواج میں سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر ہوں اسی طرح اللہ تعالیٰ نے صحابہ کے دل میں یہ بات ڈال دی تھی کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں اپنے ہدیے اور تحفے اسی دن پیش کرتے تھے جب آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر ہوتے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مرویات :-

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے 2210 احادیث مروی ہیں جن میں سے 174 احادیث پر شیخین متفق ہیں۔

مناقب انصار

انصار نصیر کی جمع ہے جیسا اشراف شریف کی جمع ہے انصار اسلامی نام ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس و خزرج کا نام انصار رکھا۔ اوس! اوس بن حارثہ کی طرف منسوب ہیں اور خزرج: خزرج بن حارثہ کی طرف منسوب ہیں یہ دونوں قبیلہ بنت الارقم کے بیٹے ہیں ایک قول یہ ہے! کہ یہ دونوں قبیلہ بنت کاہل کے بیٹے ہیں اور انکے باپ کا نام حارثہ بن ثعلبہ ہے وہ یمن کے رہنے والوں میں سے تھے۔

علامہ احمد بن اسماعیل بن عثمان الکورانی الحنفی لکھتے ہیں!

انصار ان لوگوں کا نام ہے جنہوں نے ہجرت کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نصرت کی تھی اور یہ دو قبیلے ہیں اوس اور خزرج اور قحطان کی اولاد سے تھے جو ان کے حلیف تھے یہ لوگ یمن کے ملک میں رہتے تھے، سیلاب نے ان لوگوں

خلاصہ یہ ہے کہ ثرید گوشت سے بنتا ہے اور حدیث مبارکہ میں ہے کہ "آپ کھانوں کا سردار گوشت ہے" نتیجہ یہ نکلا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا عورتوں کی سردار ہیں کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی عورتوں پر فضیلت ثرید کی طرح ہے اور ثرید گوشت سے بنتا ہے اور گوشت کھانوں کا سردار ہے۔

اعتراض: اگر یہ کہا جائے کہ! حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی عورتوں کی سردار ہیں اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی، یہ کیسے ہو سکتا ہے؟

جواب: اس میں کوئی حرج نہیں جیسے ہمارے دیکھنے کیلئے دو آنکھیں ہیں اسی طرح ہمارے ایمان کی دو آنکھیں ہیں، ایک آنکھ حضرت فاطمہ ہیں اور دوسری آنکھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ پھر اگر ان میں یہ سوال کیا جائے کہ ان میں سے دائیں آنکھ کون سی ہے اور بائیں آنکھ کون سی ہے؟؟

تو کہا جائے گا کہ دونوں ہی دائیں آنکھیں ہیں جس طرح حدیث مبارکہ میں ہے کہ! رحمٰن عزوجل کے دو ہاتھ ہیں اور دونوں دائیں ہاتھ ہیں۔

حدیث نمبر 3773: فَصَلَّوْا بِغَيْرِ وُضُوْءٍ

اس حدیث میں یہ دلیل ہے کہ جب مسلمان کو وضو کیلئے پانی نہ ملے نہ تیمم کرنے کیلئے پاک مٹی ملے تو وہ اسی حال میں نماز پڑھ سکتا ہے

عند امام شافعی:

ان کا ایک قول یہ ہے کہ اس پر واجب ہے کہ وہ نماز پڑھے اور جب پانی ملے تو وہ نماز دہرائے۔ اور یہ ان کا سب سے صحیح قول ہے

عند امام اعظم:

وہ شخص نماز سے رکا رہے گا اور اس پر تشبہ بالصلوٰۃ واجب نہیں ہے۔

عند امام ابو یوسف و امام محمد:

اس پر تشبہ بالصلوٰۃ واجب ہے اور اس نماز کی قضا پڑھنے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

تشبہ بالصلوٰۃ کا معنی: کہ جب کسی مسلمان کو نماز کے وقت وضو کیلئے پانی نہ ملے نہ تیمم کرنے کیلئے مٹی ملے مثلاً وہ کسی ایسے گھر میں قید ہو جس کے فرش اور دیواروں پر گوبر سے لپائی کی گئی ہو اور اس کو تیمم کیلئے پاک مٹی میسر نہ ہو تو وہ

کو منقسم کر دیا

مہاجرین سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام کی محبت اور آپکی نصرت
مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی

قتادہ نے کہا: یہ وہ مہاجرین ہیں جنہوں نے اپنے گھروں اور اپنے مالوں، عزیزوں، رشتہ
داروں، اولادوں اور اپنے وطن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر چھوڑ دیا۔ کفار نے ان کو
ان کے گھروں نکال دیا تھا اور ان کو ان کا وطن چھوڑنے پر مجبور کر دیا اور یہ ایک سو
افراد تھے

حدیث نمبر 3777: كَانَ يَوْمُ بُعَاثَ يَوْمًا ......

اس حدیث میں بعاث کا ذکر ہے اس دن اوس اور خزرج کے درمیان مشہور
جنگ ہوئی تھی۔ ابو موسیٰ نے کہا ہے! کہ بعاث اوس کا قلعہ ہے یہ قلعہ مدینہ سے دو
راتوں کی مسافت پر ہے اس جگہ اوس و خزرج کے درمیان جنگ ہوئی جس میں دونوں
طرف سے بہت زیادہ لوگ مارے گئے اس جنگ میں اوس کے امیر حضیر تھے اور
خزرج کے امیر عمرو بن نعمان تھا ان کے درمیان جنگ 120 سال تک جاری رہی حتیٰ کہ اسلام آگیا

جنگ کو بعاث کہنے کی وجہ تسمیہ:

اس جنگ کو بعاث اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس جنگ میں دونوں قبائل
ایک دوسرے کے خلاف کھڑے ہو گئے تھے اور یہی بعاث کا معنی ہے۔
اس جنگ کا سبب یہ تھا کہ ان کے درمیان یہ مقرر اور معروف تھا کہ اصل شخص کو
حلیف کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا پھر ایک شخص جو خزرج کا حلیف تھا اس کو
اوس نے قتل کر دیا خزرج نے کہا کہ اوس اس قاتل کو قید کر دیں پس اوس نے اس
بات کو نہیں مانا لہٰذا اس وجہ سے ان دونوں کے درمیان جنگ شروع ہو گئی۔

اس حدیث مبارکہ میں ہے کہ!

"اللہ عزوجل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مدینہ آنے سے پہلے اس جنگ کو برپا کر دیا تھا"
کیونکہ اگر دونوں قبیلوں کے سردار زندہ ہوتے تو وہ اپنی سرداری سے محبت کی وجہ سے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع سے انحراف کرتے، سو آپ کے مدینہ آنے سے پہلے دونوں
قبیلوں کے سردار مارے جا چکے تھے اور اب ان قبیلوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی اتباع کرنے سے کوئی مانع نہیں تھا۔

حدیث نمبر 3778:

اس حدیث میں جن غنیمتوں کا ذکر ہے یہ غزوۂ حنین کی غنیمتیں تھیں اور یہ غزوہ فتح مکہ کے دو ماہ بعد ہوا تھا۔

"اس حدیث میں ہے کہ: انصار جس گھاٹی میں جائیں گے میں بھی اس گھاٹی میں جاؤں گا۔"

اس کا یہ معنی نہیں ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انصار کی اتباع کریں گے کیونکہ مطلقاً متبوع مقتدا و پیشوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات ہے اور ہر مومن مرد اور عورت پر آپ کی اتباع کرنا واجب ہے۔ بلکہ اس کا معنی یہ ہے کہ: آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک انصار کی موافقت کرنا مستحسن ہے اور ان کو دوسروں پر ترجیح دینا مناسب ہے کیونکہ آپ نے دیکھا کہ وہ اپنے عہد کو پورا کرنے والے تھے اور انہوں نے اپنے پڑوسی ہونے کا بہترین حق ادا کیا تھا۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ مِنَ الْأَنْصَارِ

"اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار میں سے ہوتا"

اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ: اگر ہجرت کا تعلق دین سے نہ ہوتا اور مجھے ہجرت کا حکم نہ دیا گیا ہوتا تو میں تمہاری طرف منسوب ہوتا اس سے مقصود یہ ہے کہ ہجرت کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نصرت سے بڑھ کر اور کسی عبادت میں فضیلت نہیں ہے اور اس میں انصار کی فضیلت کا بیان ہے کہ اگر مہاجرین کی وہ فضیلت نہ ہوتی جو ہے تو میں خود کو انصار میں سے شمار کرتا۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لِلْأَنْصَارِ اِصْبِرُوا حَتّٰى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انصار سے ارشاد: تم صبر کرنا حتیٰ کہ تم مجھ سے حوض پر ملاقات کرو۔"

اس باب میں جو حوض کا ذکر ہے اس حوض سے مراد حوض کوثر ہے جو میدان حشر میں ہوگا

حدیث نمبر 3792:

"اَلَا تَسْتَعْمِلُنِي كَمَا اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا ..."

اس حدیث میں مذکور ہے کہ: ایک انصاری نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا آپ مجھے اس طرح عامل نہیں بناتے جس طرح فلاں کو بنایا ہے؟

یعنی کیا کہ آپ مجھے صدقہ وصول کرنے کا عامل نہیں بناتے یا مجھے کسی شہر کا حاکم نہیں

بناتے جس طرح آپ نے فلاں یعنی حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو لشکر کا سپہ سالار
بنایا ہے" آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا! عنقریب تم دیکھو گے کہ تم پر دوسروں کو ترجیح دی
جائے گی" یعنی دوسروں کو تم سے زیادہ مال دیا جائے گا یعنی حکام مال حاصل کرنے
کیلئے ایک دوسرے سے لڑیں گے اور تم کو حصول مال میں شریک نہیں کریں گے

حدیث نمبر 3794:
انصار پر دوسروں کو ترجیح دینے کی ایک مثال:

یہ اس وقت کی بات ہے جب حضرت انس بن مالک نے بصرہ سے دمشق کی طرف سفر کیا
تھا کیونکہ حجاج نے ان کو ستایا تھا تو وہ اسکی شکایت کرنے ولید بن عبدالملک بن مروان
کے پاس گئے تھے اس وقت حمص میں ان کے ساتھ تھے ولید بن عبدالملک نے ان کی شکایت
کا ازالہ کیا! اس موقع پر حضرت انس رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد یاد آیا
کہ انصار پر یہ مصیبت آئے گی کہ ان پر دوسروں کو ترجیح دی جائے گی اور یہ کم مصیبت تھی
کہ اجلہ صحابہ پر یزید جیسے ظالم اور سفاک شخص کو حاکم مقرر کر دیا گیا تھا

باب قول اللہ تعالیٰ!
وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ

"اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے! اور وہ دوسروں کو اپنی جانوں پر مقدم رکھتے ہیں خواہ ان کو شدید ضرورت ہو
امام بخاری نے اس باب کا عنوان اس آیت کو اس لئے بنایا ہے کہ یہ آیت انصار کی فضیلت
میں نازل ہوئی ہے اس آیت میں "یؤثرون" کا لفظ ہے اس کا مادہ ایثار ہے یعنی وہ
لوگ اپنے مال ضرورت مندوں کو دے دیتے ہیں خواہ خود انکو ان اموال کی شدید حاجت ہو

حدیث نمبر 3798:

ان رجلا اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جمہور کے کلام سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ! وہ شخص حضرت ابو طلحہ زید بن سہل تھے
خطیب بغدادی نے اس پر یہ اعتراض کیا ہے کہ! وہ شخص اتنا غریب تھا کہ اسکے گھر میں
صرف بچوں کو کھلانے کیلئے کھانا تھا اور حضرت ابو طلحہ تو مدینہ کے بہت مالدار شخص تھے
سو یہ کوئی اور شخص ہے جسکی کنیت ابو طلحہ تھی
قاضی اسماعیل نے کہا ہے کہ! وہ شخص حضرت ثابت بن قیس بن الشماس رضی اللہ عنہ تھے
[illegible] نے کہا ہے کہ! وہ شخص حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ تھے

ایک قول یہ ہے کہ! وہ شخص خود حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ تھے جو اس حدیث کے راوی ہیں۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اَقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ

"نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد! ان کے نیک لوگوں (کی نیکیوں) کو قبول کرو اور ان کے غلط کاروں کی غلطیوں سے درگزر کرو"

حدیث نمبر 3799: "مَرَّ اَبُوْبَكْرٍ وَالْعَبَّاسُ رضی اللہ عنہما بِمَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الْاَنْصَارِ وَهُمْ يَبْكُوْنَ"

حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں! انصار اس لئے رو رہے تھے کہ ان کو اندیشہ تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بیماری سے وصال فرما جائیں گے پھر وہ آپکی مجلس کے فیض سے محروم ہو جائیں گے۔ اس لئے وہ رو رہے تھے۔

اس حدیث میں انصار کے متعلق مذکور ہے کہ! **"وہ میرا معدہ اور عیبہ ہیں"**

معدہ جسم کے اندر ہوتا ہے اور عیبہ اس صندوق کو کہتے ہیں جس میں کپڑے رکھے جاتے ہیں۔ سو معدہ باطن ہے اور لباس ظاہر ہے یعنی انصار میرا باطن و ظاہر ہیں۔ اور یہ عرب کا محاورہ ہے اور یہ اس وقت بولا جاتا ہے جب کسی کے متعلق یہ بتلانا ہو کہ وہ اس کو بہت عزیز ہے۔

علامہ خطابی نے کہا ہے کہ! معدہ سے مراد کسی شخص کے اہل و عیال ہیں۔ اور العیبۃ سے مراد وہ صندوق ہے جس میں آدمی اپنے کپڑے رکھتا ہے یعنی انصار کے پاس میرے راز اور میری امانتیں ہیں۔

نیز اس حدیث میں مذکور ہے! **"ان پر جو فرض تھا وہ انہوں نے ادا کر دیا"**

یعنی انہوں نے لیلۃ العقبۃ کو جو وعدہ کیا تھا اور اس پر بیعت کی تھی کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پناہ دیں گے اور آپکی مدد کریں گے اور اس پر ان کو جنت ملے گی سو انہوں نے اس وعدہ اور بیعت کو پورا کر دیا۔ اور ان کا حق باقی ہے اور وہ جنت میں داخل ہونا ہے۔

حدیث نمبر 3800: "وَعَلَيْهِ عِصَابَةٌ دَسْمَاءُ"

اس حدیث میں چکنی پٹی کا ذکر ہے اس سے مراد عمامہ ہے یا رومال ہے یا کوئی اور کپڑا ہے۔

"وَيَقِلُّ الْاَنْصَارُ حَتّٰى يَكُوْنُوْا كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ"

اس میں وجہ تشبیہ یہ ہے کہ نمک طعام میں بہت کم ہوتا ہے اسی طرح انصار بھی مہاجرین اور ان کی اولاد کے مقابلہ میں بہت کم رہ جائیں گے۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے بعد جو مناصب پر فائز ہوئے وہ خلفاء راشدین تھے اور وہ سب مہاجرین میں سے تھے اور

ان کے بعد بنی امیہ اور بنو عباس ملوک ہوئے اور وہ سب مہاجرین کی اولاد سے تھے

اس حدیث میں یہ اشارہ ہے کہ! انصار میں خلافت نہیں ہوگی

باب مناقب سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا تعلق اوس سے تھا۔ انہوں نے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ

کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا تھا جب ان کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں کو تعلیم دینے

بھیجا تھا۔ یہ غزوہ احد اور خندق میں حاضر ہوئے تھے۔ غزوہ خندق میں حبان

بن عرقہ نے ان کے بازوؤں پر تیر مارا جس کی وجہ سے یہ ایک ماہ بیمار رہے پھر شہید

ہو گئے۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا! ”سعد کے جنازے میں ستر ہزار فرشتے آسمان سے اترے تھے جنہوں نے اس سے

پہلے زمین پر قدم نہیں رکھا تھا۔“

باب منقبۃ اُسَید بن حُضَیر وعَبّاد بن بِشر رضی اللہ عنہما

حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ انصاری اوسی اشہلی ہیں۔ ان کی کنیت ابو یحییٰ ہے۔ یہ حضرت عمر بن

الخطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانہ میں 20 ہجری میں فوت ہو گئے تھے۔ بقیع میں ان کو

دفن کیا گیا تھا۔ عباد بن بشر رضی اللہ عنہ انصاری اوسی اشہلی ہیں۔ یہ کبار صحابہ میں سے ہیں

جنگ یمامہ میں شہید ہو گئے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا! 03 اشخاص

عباد بن بشر بھی اوس کے سرداروں میں سے ہیں۔ [illegible] بنو عبد الاشہل میں سے ہیں۔ سعد بن معاذ، اسید

سے کوئی افضل نہیں ہے اور وہ سب

بن حضیر اور عباد بن بشر رضی اللہ عنہم اور یہ ان تینوں میں سے ایک ہیں جنہوں نے

کعب بن اشرف کو قتل کیا تھا۔

حضرت عباد بن بشر کی مرویات:

حضرت عباد بن بشر رضی اللہ عنہ سے صرف 2 حدیثیں مروی ہیں۔

حضرت اسید بن حضیر کی مرویات:

حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے 18 احادیث مروی ہیں۔

باب مناقب معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

ان کا پورا نام معاذ بن جبل بن عمرو بن اوس بن عائذ بن عدی بن کعب بن عمرو بن ادی بن سعد بن علی بن سعد بن علی بن اسد بن ساردہ بن تزید بن جشم الانصاری الخزرجی ابو عبد الرحمن المدنی ہے۔

یہ خزرجی انصاری صحابی ہیں۔ یہ 18 سال کی عمر میں اسلام لائے تھے۔ یہ تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حاضر رہے تھے۔ یہ ان صحابہ میں سے ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں قرآن مجید جمع کیا تھا۔ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے یمن کے حاکم مقرر ہوئے تھے۔ اس کے بعد مدینہ واپس آگئے پھر شام کی طرف جہاد کرنے چلے گئے۔ عمواس کے طاعون میں فوت ہو گئے تھے جب یہ فوت ہوئے تب انکی عمر 38 سال تھی۔ یہ عمواس کے طاعون میں 18 ہجری میں فوت ہوئے۔ انکی کنیت ابو عبد الرحمن ہے۔

حضرت معاذ بن جبل کی مرویات:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے 175 احادیث مروی ہیں

باب منقبۃ سعد بن عبادۃ رضی اللہ عنہ

حضرت سعد بن عبادہ بن دلیم انصاری خزرج کے سردار ہیں۔ انکی کنیت ابو ثابت اور ابو قیس ہے۔ حضرت سعد اور انکے والد اور دادا سخاوت میں مشہور تھے۔ ان کی ایک طعام گاہ تھی جس میں ہر روز یہ ندا کی جاتی تھی جس کو چربی اور گوشت کھانے کا شوق ہو وہ دلیم بن حارثہ کی طعام گاہ میں آئے۔

ابن سیرین سے روایت ہے کہ: "جب شام ہوتی تو کوئی شخص صفہ والوں میں سے ایک کو اپنے ساتھ لے جاتا اور کوئی شخص دو کو اپنے ساتھ لے جاتا اور کوئی شخص ایک جماعت کو لے جاتا اور حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ 180 افراد کو اپنے ساتھ لے جاتے"

انہوں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے بیعت نہیں کی تھی۔ یہ شام میں چلے گئے تھے اور حوران میں 15ھ میں ان کی وفات ہو گئی تھی۔ ان کو جنات نے قتل کیا تھا

باب مناقب ابی بن کعب رضی اللہ عنہ

[illegible] حضرت ابی بن کعب [illegible]
[illegible]
[illegible]
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible] اور [illegible] کاتب [illegible] تھے

حدیث نمبر ١٥٠٩

ان اللہ امرنی ان اقرأ علیک [illegible]

اس حدیث مبارکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کہ [illegible] کے سامنے سورت [illegible] پڑھوں۔

حضرت ابی بن کعب کے سامنے اس سورت کے پڑھنے کی **حکمت** یہ تھی کہ حضرت ابی بن کعب اس سورت کے الفاظ اور [illegible] کی [illegible] اور [illegible] کی [illegible] کے سامنے قراءت [illegible] [illegible] اور [illegible] الفاظ اور [illegible] کے سامنے قرآن [illegible] اور [illegible] اور [illegible] فضیلت میں [illegible] کے [illegible] اور [illegible] لوگوں کو حضرت ابی بن کعب کی فضیلت پر متنبہ کیا جائے اور ان کو حضرت ابی بن کعب سے قرآن [illegible] اور [illegible] کیا جائے اور [illegible]

اور حضرت ابی بن کعب قراءت میں [illegible] امام اور [illegible] مشہور ہو گئے

حضرت ابی بن کعب کے سامنے سورۃ البینہ پڑھنے کی حکمت یہ ہے کہ یہ سورت اختصار کے باوجود اصول، قواعد اور اہم مقاصد کی جامع ہے

علامہ قرطبی نے [illegible]! اس سورت کو اس لئے خاص کیا گیا ہے کہ یہ سورت توحید رسالت، اخلاص، انبیاء سابقین پر نازل ہونے والی کتابوں، نماز، زکوٰۃ، حشر اور جنت و دوزخ کے بیان پر محیط ہے

قال: وسمّانی؟ قال: نعم: حضرت ابی بن کعب نے پوچھا! کیا اللہ نے میرا نام لیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! ہاں۔ [illegible] کیا اللہ تعالیٰ نے میرے نام کی تصریح کی ہے یا فرمایا ہے! آپ اپنے اصحاب میں سے کسی کے سامنے پڑھیں اور آپ نے مجھے منتخب [illegible]

باب مناقب اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ

ان کا نام حضرت اُبی بن کعب بن قیس بن عبید بن زید بن معاویہ بن عمرو الانصاری الخزرجی النجاری ہے۔ انکی کنیت ابو المنذر اور ابو الطفیل ہے۔ یہ سابقین انصار میں سے تھے۔ حضرت اُبی فقہاء صحابہ میں سے ایک تھے اور کاتبین وحی میں سے ایک تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خطوط اور آپکے احکام لکھتے تھے۔

حدیث نمبر 3809 میں

اِنَّ اللّٰہَ اَمَرَنِی اَنْ اَقْرَءَ عَلَیْکَ

اس حدیث مبارکہ میں مذکور ہے! اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے یہ سورت پڑھوں

حضرت اُبی بن کعب کے سامنے اس سورت کے پڑھنے کی **حکمت** یہ تھی کہ حضرت اُبی بن کعب اس سورت کے الفاظ اور انکی ادائیگی کی کیفیت اور وقف کرنے کی جگہوں کو سیکھ لیں پس ایک سامنے قرأت کرنا ان کو تعلیم دینے کیلئے تھا ان سے سیکھنے کیلئے نہیں تھا اور تاکہ حفاظ اور قراء کا دوسرے حفاظ کے سامنے قرآن پڑھنا مسنون ہو جائے خواہ وہ نسب دین اور فضیلت میں ان سے کم درجہ کے ہوں اور تاکہ لوگوں کو حضرت اُبی بن کعب کی فضیلت پر متنبہ کیا جائے اور ان کو حضرت اُبی بن کعب سے قرآن مجید سیکھنے اور انکو اپنے اوپر مقدم کرنے پر برانگیختہ کیا جائے۔ اور اسی طرح ہوا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت اُبی بن کعب قراءت میں بہ حیثیت امام اور سردار کے مشہور ہو گئے

حضرت اُبی بن کعب کے سامنے سورۃ البینہ پڑھنے کی تخصیص کی حکمت یہ ہے کہ یہ سورت اختصار کے باوجود اصول، قواعد اور اہم مقاصد کی جامع ہے

علامہ قرطبی نے کہا ہے کہ! اس سورت کو اس لئے خاص کیا گیا ہے کہ یہ سورت توحید رسالت، اخلاص، انبیاء سابقین پر نازل ہونے والی کتابوں، نماز، زکوٰۃ، حشر اور جنت و دوزخ کے بیان پر محیط ہے

قَالَ وَ سَمَّانِی؟ قَالَ نَعَمْ "حضرت اُبی بن کعب نے پوچھا! کیا اللہ نے میرا نام لیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! ہاں" یعنی آیا اللہ تعالیٰ نے میرے نام کی تصریح کی ہے یا فرمایا ہے! آپ اپنے اصحاب میں سے کسی کے سامنے پڑھیں اور آپ نے مجھے منتخب ہے

[illegible]

حضرت ابی بن کعب نے ازراہ تعجب اور مسرت کے یہ سوال کیا تھا کیونکہ ان کے نزدیک یہ بعید تھا کہ اللہ تعالیٰ ان کا نام لے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرمانا کہ ان پر قرآن پڑھیں ان کیلئے بہت عظیم منصب تھا اس لئے وہ خوشی سے رو پڑے
علامہ نووی نے کہا ہے کہ! وہ اس خوف سے رو پڑے کہ وہ اس عظیم نعمت پر اللہ تعالیٰ کا کما حقہٗ شکر نہیں ادا کر سکیں گے

حضرت ابی بن کعب کی مرویات :

حضرت ابی بن کعب سے 146 احادیث مروی ہیں

باب مناقب زید بن ثابت رضی اللہ عنہ

ان کا نام زید بن ثابت بن ضحاک بن زید الانصاری النجاری ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو انکی عمر 11 سال تھی یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے وحی لکھتے تھے اور فضلاء صحابہ اور اصحاب الفتوی میں سے تھے۔ 45 یا 46 ھ میں انکی مدینہ میں وفات ہو گئی۔ اصحاب الفتوی چھ ہیں، حضرت عمر، حضرت علی، حضرت ابن مسعود، حضرت ابی بن کعب، حضرت ابو موسیٰ اشعری اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنھم
حضرت زید کی جب وفات ہوئی تو حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا! آج اس امت کا عالم فوت ہو گیا۔ حضرت زید بن ثابت سے 92 احادیث مروی ہیں

باب مناقب ابی طلحۃ رضی اللہ عنہ

ان کا نام ابو طلحۃ زید بن سہل بن الاسود انصاری خزرجی النجاری ہے انکی کنیت ابو طلحۃ ہے، اور یہ اپنی کنیت سے مشہور ہیں۔ یہ تمام غزوات میں حاضر تھے۔ 32 یا 34 ھ میں مدینہ میں فوت ہوئے۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے انکی نماز جنازہ پڑھائی۔
حضرت انس سے روایت ہے کہ؟
" ابو طلحۃ نے حضرت ام سلیم رضی اللہ عنھا کو نکاح کا پیغام دیا تو انہوں نے کہا! اے ابو طلحہ تم جیسے شخص کے نکاح کا پیغام مسترد نہیں کیا جاتا لیکن تم کافر ہو اور میں مسلمان عورت ہوں اس لئے تم میرے لئے حلال نہیں ہو، اگر تم اسلام قبول کر لو تو یہی میرا مہر ہوگا۔ چنانچہ وہ مسلمان ہو گئے اور یہی ان کا مہر ہوا۔

ابن الاثیر نے کہا کہ ! انکی وفات 50 یا 51ھ میں ہوئی

واقدی نے کہا ! کہ ان کی وفات 34ھ میں ہوئی

ابن اسحاق کے قول کے مطابق 32ھ میں ہوئی

ابو داؤد نے کہا ہے ! انکی وفات نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے 40 سال بعد ہوئی

حدیث نمبر 3811: "تفرغانه في افواه القوم"

اس حدیث مبارکہ میں ذکر ہے کہ "حضرت عائشہ اور ام سلیم رضی اللہ عنہا زخمیوں کو پانی پلا رہی تھیں" اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ اب بھی ہسپتالوں میں خواتین اجنبی مردوں کی تیمارداری کر سکتی ہیں کیونکہ یہ ابتدائے اسلام کا واقعہ ہے جب مرد کم تھے اور دوسرا یہ کہ یہ احکام حجاب نازل ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے۔ اس لئے اب خواتین کیلئے اجنبی مردوں کی تیمارداری کرنا جائز نہیں ہے لہذا ہسپتالوں میں مرد، مردوں کی وارڈ میں کام کریں اور خواتین، خواتین کے وارڈ میں کام کریں۔ اس کے برعکس کرنا جائز نہیں

باب مناقب عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ

ان کا نام عبد اللہ بن سلام بن الحارث الاسرائیلی ہے۔ ان کا تعلق بنو قینقاع سے تھا۔ ان کی کنیت ابو یوسف ہے یہ حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام کی اولاد سے ہیں۔ زمانہ جاہلیت میں ان کا نام حصین تھا اسلام لانے کے بعد نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام نے عبد اللہ رکھ دیا جس وقت نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام ابتداءً مدینہ میں داخل ہوئے تھے یہ اسی وقت اسلام لائے تھے۔ یہ یہود کے بہت بڑے عالم تھے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانہ میں 43ھ میں مدینہ میں فوت ہوئے

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ! کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آپ نے حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا وہ جنت کے دس مردوں میں سے دسویں ہیں

حدیث نمبر 3812: يَقُولُ لِأَحَدٍ يَمْشِي عَلَى الأَرْضِ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ الجَنَّةِ

اس حدیث میں یہ اشکال ہے ! کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا ! میں نے حضرت عبد اللہ بن سلام کے سوا کسی ایسے شخص کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible] آپ نے فرمایا ہو کہ وہ اہل جنت میں سے ہے حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جن 10 صحابہ کرام کے متعلق بشارت دی، حضرت سعد بن ابی وقاص بھی ان صحابہ میں سے ہیں۔

جواب !

اس کا جواب یہ ہے کہ! حضرت سعد نے تو اصولاً اپنے لئے جنتی ہونے کی حدیث کا ذکر نہیں کیا پھر یہ **اعتراض** بھی ہے کہ اس حدیث سے باقی 9 صحابہ کیلئے بھی جنت کی بشارت کی نفی ہو جاتی ہے کہ

اس کا **جواب** یہ ہے کہ! حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے یہ کہا ہے میں نے اور کسی صحابی کیلئے یہ بشارت نہیں سنی تھی، انہوں نے اپنے سننے کی نفی کی ہے اصل بشارت کے اور حدیث کی نفی نہیں کی۔ **ایک جواب یہ بھی ہے کہ!** دس صحابہ کی بشارت دینے کا واقعہ پہلے کا ہے اور حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی بشارت کے آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے بعد میں دی ہے اس لئے ان دونوں احادیث میں کوئی تعارض نہیں ہے۔

حدیث نمبر 3813 :

اس پر یہ **اعتراض** ہے کہ! اس سے پہلی حدیث میں بشارت ہے کہ حضرت عبداللہ بن سلام اہلِ جنت میں سے ہیں پھر انہوں نے کیوں انکار کیا؟؟

جواب ! قیس بن عباد نے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کو قطعیت سے کہا تھا کہ وہ اہلِ جنت میں سے ہیں اور کسی شخص کے متعلق وثوق اور قطعیت سے جنتی نہیں کہنا چاہیئے

دوسرا جواب ! ہو سکتا ہے کہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ بشارت نہ سُنی ہو

تیسرا جواب ! حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے اپنی تعریف و توصیف کو تواضعاً مکروہ قرار دیا

اس حدیث پاک میں ستون کا ذکر ہے! ستون سے مراد ارکانِ خمسہ ہیں یا صرف کلمہ شہادت اور العروۃ الوثقی سے مراد ایمان ہے۔

حدیث نمبر 3814 :

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کو جس گھر میں آنے کی دعوت دی تھی وہ بہت عظیم گھر تھا کیونکہ اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم داخل ہوئے تھے اور جس ملک کا انہوں نے ذکر کیا ہے کہ اس میں سودی کاروبار زیادہ ہے وہ ملکِ عراق ہے۔

اس حدیث میں ذکر ہے کہ [illegible]

[illegible] زیادہ ہوگا [illegible]

لوگوں کو اس سے [illegible]

[illegible] میں یہ حقیقت [illegible]

باب تزویج النبی صلی اللہ علیہ وسلم خدیجۃ وفضلہا رضی اللہ عنہا

ان کا نام خدیجہ بنت خویلد بن اسد بن عبد العزیٰ بن قصی ہے یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب سے
قصی میں جمع ہو جاتی ہیں اور تمام ازواج میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب سے
ان کا نسب سب سے زیادہ قریب ہے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا زمانہ جاہلیت میں الطاہرہ
[illegible] سے پکاری جاتی تھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے 25 سال کی عمر میں ان سے
نکاح کیا تو ان کی عمر 40 سال تھی اور آپ کے ساتھ 25 سال رہیں 65 سال عمر ہوئی
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام اولاد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے ہوئی سوائے ایک صاحبزادے حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا سے پیدا ہوئے
حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے چار صاحبزادیاں حضرت زینب، حضرت رقیہ، حضرت ام
کلثوم اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہن پیدا ہوئیں اور 3 صاحبزادے حضرت قاسم اور
الطاہر اور الطیب پیدا ہوئے اور یہ تینوں بیٹے زمانہ جاہلیت میں فوت ہو گئے تھے حضرت
خدیجہ کے پہلے شوہر عتیق بن عابد سے ایک بیٹی ھند بنت عتیق تھی اور دوسرے شوہر
ابو ھالہ مالک بن النباش سے نکاح کیا اس سے ان کی ایک بیٹی ھند بنت ابی ھالہ
ہوئی اور ایک بیٹا ھالہ بن ابی ھالہ پیدا ہوا۔

حدیث نمبر 3815

پہلے جملے میں جو ارشاد ہے کہ تمام عورتوں سے افضل حضرت مریم ہیں اس
سے مراد ان کی امت اور ان کے زمانہ کی عورتیں ہیں اور دوسرے جملے میں جو ارشاد ہے کہ تمام
عورتوں سے افضل حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ہیں اس سے مراد حضرت خدیجہ کے زمانہ کی
عورتیں ہیں یعنی ایک بنی اسرائیل کی عورتوں میں سب سے افضل تھیں اور دوسری ہماری
امت کی عورتوں میں سب سے افضل تھیں

حدیث نمبر ۳۸۱۶:

اس حدیث میں غیرت کا ذکر ہے! غیرت کا معنی ہے کہ کسی شے پر رقابت اور تعصب
ہے کسی شخص کو وہ چیز جو اسے پسند ہے اور کوئی دوسرا لے تو اس وقت میں غیرت ہوتی ہے
جانے تو وہ اس کو برا لگتا ہے اللہ تعالیٰ کو انکار لگتا ہے اور وہ اس کی مخالفت کرتا ہے جیسے کوئی شخص اپنا حق
کے ساتھ شریک کرتا ہے اس کو یہ معنی ہے کہ اللہ تعالیٰ شرک سے غیرت ہوتا ہے جیسا کہ کسی
دوسری عورتوں سے تعلق ہو اور غیرت کہ آپ کی ازواج مطہرات کا ذکر ہے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا
کا مقام و مرتبہ بہت بلند تھا اور ان کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بہت زیادہ محبت میں شریک
ہوتا تھا جس سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ احساس ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل
کے ساتھ کتنی اور ان کی تعریف کرتے اس چیز کو انہوں نے غیرت سے تعبیر فرمایا ہے
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سب سے زیادہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے غیرت کرتی تھیں حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا! کہ مجھ سے پہلے ان کی وفات ہو گئی تھی اس میں یہ اشارہ ہے کہ اگر
وہ زندہ ہوتیں تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ان پر زیادہ غیرت آتی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کا ان کی زیادہ تعریف کرنا ان کو اور زیادہ برا لگتا۔

حدیث نمبر ۳۸۱۸:

اس حدیث مبارکہ میں مذکور ہے کہ! نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حضرت خدیجہ
رضی اللہ عنہا ایسی تھیں اور ایسی تھیں یعنی وہ بہت عالمہ اور فاضلہ تھیں اور اللہ سے ڈرنے
والی تھیں یا اس کا معنی یہ ہے کہ! وہ اس وقت مجھ پر ایمان لائیں جب لوگ میرا انکار کر
رہے تھے اور انہوں نے اس وقت میری تصدیق کی جب سب میری تکذیب کر رہے تھے اور
انہوں نے اس وقت اپنے مال سے میری مدد کی جب سب مجھے مال سے محروم کر رہے
تھے انہوں نے سب سے پہلے میرے ساتھ نماز پڑھی اور ہر مشکل کے موقع پر میری مدد کی
اور آپ نے فرمایا! میری تمام اولاد ان سے ہے یعنی سوائے ابراہیم کے کیونکہ وہ حضرت
ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا سے پیدا ہوئے

اس حدیث میں یہ دلیل ہے کہ! عہد پورا کرنا چاہیے اور بیوی سے محبت اور اس کے احترام کو
باقی رکھنا چاہیے اور بیوی کی سہیلیوں کے ساتھ نیکی کرنی چاہیے خواہ بیوی زندہ
ہو یا فوت ہو گئی ہو۔

حدیث نمبر 3120

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت کے ایک موتی کے
گھر کی بشارت اس لیے دی تھی کیونکہ جب آپ نے ان کو ایمان کی دعوت دی تو وہ فوراً
ایمان لے آئیں انہوں نے کبھی نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام کی نافرمانی نہیں کی کبھی آپ
علیہ الصلوۃ والسلام کو مشقت اور تھکاوٹ میں نہیں ڈالا اس لئے ان کو جنت میں ایسا
گھر دیا جائے گا جس میں نہ شور ہوگا نہ تھکاوٹ ہوگی بلکہ انہوں نے آپ سے ہر
مشقت اور تھکاوٹ کو زائل کیا اور ہر مرحلہ میں اپنے مال سے آپ علیہ الصلوۃ والسلام کی مدد کی

حدیث نمبر 3821

اس حدیث میں مذکور ہے! ہالہ بنت خویلد نے آپ علیہ الصلوۃ والسلام سے ملنے کی
اجازت طلب کی حضرت ہالہ رضی اللہ عنہا ہجرت کر کے مدینہ آگئی تھیں کیونکہ یہ واقعہ مدینہ
منورہ کا ہے نیز اس حدیث میں مذکور ہے! کہ آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے یہ سمجھا کہ حضرت
خدیجہ آئی ہیں یعنی آپکو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا اجازت طلب کرنا یاد آگیا کیونکہ انکی آواز
حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی آواز کے مشابہ تھی
اس حدیث میں مذکور ہے! "فارتاع" اس سے مراد یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوشی سے اٹھ
کھڑے ہوئے پھر فرمایا! اے اللہ یہ تو ہالہ ہے جسکی ہونٹ کے جبڑے سرخ ہو گئے تھے حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد یہ تھی کہ وہ بہت زیادہ بوڑھی تھیں بڑھاپے سے انکے دانت ٹوٹ
چکے تھے اس وجہ سے انکے جبڑے چمک کر سرخ ہو گئے تھے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس قول "آپ اس بوڑھی عورت کو کس
قدر یاد کرتے ہیں" اس پر خاموش رہنا اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت
خدیجہ رضی اللہ عنہا سے افضل ہیں مگر یہ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے افضل ہونے سے مراد
ان کی خوبصورتی اور انکی کم عمری ہے
امام طبری نے کہا ہے کہ! عورتوں میں اپنی سوکنوں سے جو غیرت ہوتی ہے اس پر ان
سے مواخذہ نہیں کیا جاتا کیونکہ یہ ان میں جبلی اور فطری وصف ہوتا ہے اس وجہ سے نبی
کریم علیہ الصلوۃ والسلام نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس بات پر ان سے ناراضگی کا اظہار
نہ فرمایا اور ان کی ملامت نہیں کی
علامہ عینی فرماتے ہیں کہ! میں کہتا ہوں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس بات پر

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا [illegible] ہونا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی عظمت [illegible] اعمال [illegible] کی [illegible] روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا [illegible] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا [illegible] آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے [illegible] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا [illegible] کر دیں گے

باب ذکر جریر بن عبد اللہ البجلی رضی اللہ عنہ

ان کا نام جریر بن عبد اللہ بن جابر بن مالک بن نصر البجلی ہے۔ انکی کنیت ابو عمرو ہے۔ یہ کوفہ میں رہتے تھے پھر قرقیسیا میں رہے اور وہیں ۵۱ھ میں انکی وفات ہو گئی۔ جریر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے تقریباً ۴۰ مہینے پہلے اسلام لائے تھے۔ یہ سردار تھے، ملیح رنگ کے تھے اور طویل القامت اور حسین و جمیل تھے۔ جب یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آتے تو آپ ان کی تکریم کرتے اور ان کیلئے اپنی چادر بچھا دیتے تھے اور فرماتے: جب تمہارے پاس کسی قوم کا کریم آئے تو اسکی تکریم کرو۔

حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے ۱۰۰ احادیث مروی ہیں۔

باب ذکر ھند بنت عتبۃ بن ربیعۃ رضی اللہ عنہا

ان کا نام ھند بنت عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس ہے۔ یہ حضرت معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں۔ ھند کے والد عتبہ جنگ بدر میں مارے گئے تھے۔ ھند فتح مکہ کے دن شوہر کے بعد اسلام لائی تھیں۔ یہ غزوہ احد میں موجود تھیں، یہی وہ عورت ہیں جنہوں نے حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کو مثلہ کیا تھا اور انکے پیٹ کو چیر کر ان کا جگر نکالا تھا اور اس کو چبایا تھا کیونکہ حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ نے غزوہ بدر کے دن انکے باپ عتبہ کو قتل کر دیا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں سے بیعت لی تو یہ بھی بھیس بدل کر آئی تھیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو پہچان لیا تھا۔

حدیث نمبر 3825

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نابالغ اولاد کا خرچ باپ کے اوپر واجب ہوتا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ کی غیر موجودگی میں یہ جواب

پاس تو اس لڑکی نے اس کو اختیار کر لیا جس نے اسے قید کیا تھا پھر اسکے باپ نے یہ قسم کھائی کہ اب جب بھی اسکے ہاں بچی ہوئی تو وہ اس کو قتل کر دے گا۔ پھر اس قتل کی پیروی کی جانے لگی اور زیادہ تر بچیوں کو اس وقت قتل کیا جاتا تھا جب ان کو رزق کی تنگی کا خطرہ ہوتا۔

حدیث نمبر 3826:۔

اس حدیث میں بلدح کا ذکر ہے الکرمانی نے کہا ہے یہ بنو فزارہ کے گھروں کی جگہ ہے یہ ایک وادی ہے جو تنعیم سے مکہ کے راستے میں ہے۔

اس حدیث میں الانصاب کا لفظ ہے یہ النصب کی جمع ہے علامہ کرمانی نے کہا ہے کہ! اللہ کو چھوڑ کر جس نصب شدہ پتھر کی عبادت کی جائے اسے نصب کہتے ہیں۔

علامہ عینی لکھتے ہیں کہ! انصاب ان پتھروں کو کہتے ہیں جو کعبہ کے گرد تھیں اور ان پتھروں کے اوپر وہ اپنے جانوروں کو بتوں کی خوشنودی کیلئے ذبح کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہمراہیوں کو اس کھانے کے کھانے سے منع نہیں فرمایا تھا کیونکہ اس وقت تک آپکے اوپر وحی نازل نہیں ہوئی تھی اور آپکو اس وقت کسی چیز کے حلال یا حرام ہونے کی تبلیغ کا حکم نہیں دیا گیا تھا اور حضرت زید نے صرف اپنی رائے سے اس کھانے سے انکار کیا تھا کسی شرعی حکم کی وجہ سے منع نہیں کیا تھا۔

علامہ خطابی نے کہا ہے کہ! حضرت زید اس دسترخوان میں سے کھانے سے اس لئے رکے تھے کہ ان کو خدشہ تھا کہ اس میں وہ گوشت ہوگا جس کو غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ان کے ان ذبیحوں کو نہیں کھاتے جن کو وہ اپنے بتوں کے نام پر ذبح کرتے تھے۔

باب بنیان الکعبہ

اس باب میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ! نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات میں آپکی بعثت سے پہلے قریش کے ہاتھوں سے کعبہ کی تعمیر ہوئی۔

امام ابن اسحاق وغیرہ نے ذکر کیا ہے کہ! جب قریش نے کعبہ کی تعمیر کی تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر 35 سال تھی۔

اس میں اختلاف ہے کہ سب سے پہلے کس نے کعبہ کو بنایا!

پہلا قول:۔ یہ ہے کہ اس کو فرشتوں نے بنایا تھا تاکہ وہ اللہ کے ڈر سے اسکے گرد طواف

کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ حضرت ... الخلیل علیہ ... تشریف لائے

تو انہوں نے اس کو بنانے والا ہے جو زمین میں مسلمان کہے گا

دوسرا قول یہ ہے کہ کعبہ کو سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام نے بنایا تھا یہ ابن اسحاق کا قول ہے

تیسرا قول یہ ہے کہ کعبہ کو سب سے پہلے حضرت شیث علیہ السلام نے بنایا تھا اور حضرت آدم

علیہ السلام کے عہد میں بیت المعمور تھا جس کو اٹھا لیا گیا تھا

چوتھا قول یہ ہے کہ کعبہ کو طوفان نوح کے وقت اٹھا لیا گیا تھا

پانچواں قول یہ ہے کہ حضرت ابراہیم کے عہد میں یہ نو ہاتھ کا تھا اور اس پر چھت نہیں تھی

اور جب قریش نے اسلام سے پہلے اس کو بنایا تو اس کو ۹ ہاتھ اور زیادہ کر دیا تو یہ 18

ہاتھ ہو گیا اور اس کا دروازہ انہوں نے زمین سے اونچا رکھا تاکہ ان کی مرضی کے بغیر کوئی شخص

اس میں داخل نہ ہو سکتا تھا اور یہ اس وجہ سے کیا تھا کہ جو ملیح کے آزاد کردہ غلام نے

کعبہ کا مال چوری کر لیا تھا سب سے پہلے اس میں ... تیر سے کام لیا گیا پھر جب حضرت

ابن الزبیر نے اس کو بنایا تو اس میں ۹ ہاتھ کا اور اضافہ کیا پس یہ 27 ہاتھ کا ہو گیا

اور اب تک یہ اسی مقدار پر ہے

حدیث نمبر 3829: "اجعل ازارک علی رقبتک"

ابو الطفیل کی حدیث میں مذکور ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پتھر اٹھا کر لا رہے

تھے تو آپکی شرمگاہ کھل گئی تو غیب سے آواز آئی کہ! اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی شرمگاہ

کو ڈھانپو اور یہ آپکو غیب سے پہلی ندا کی گئی تھی اور اس سے پہلے نہ اس کے بعد

کبھی آپکی شرمگاہ دیکھی گئی۔

یہ اعلان نبوت سے دس سال پہلے کا واقعہ ہے اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر 35 سال

تھی آپکے چچا عباس نے اشارہ کیا کہ آپ اپنا تہبند اتار کر کندھے پر رکھ لیں اور

شرمگاہ کھلنے سے زمانہ جاہلیت کے مطابق کوئی پرواہ نہ کریں اس وجہ سے وہ لوگ برہنہ

طواف کرتے تھے آپ بے ہوش ہو کر گر پڑے کیونکہ آپ کے نزدیک یہ بہت سنگین

بات تھی اور یہ آپ پر وحی نازل ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے۔ اس حدیث میں یہ بیان ہے

کہ ... آپکو بچپن میں بھی تمام ... سے محفوظ رکھا ہے اور اخلاق جاہلیت سے الگ

رکھا ہے اس حدیث سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ اس سے پہلے شرمگاہ چھپانے کا حکم

... اس حدیث میں یہ ذکر ہے کہ آپکی شرمگاہ لوگوں کے سامنے کھل گئی تھی کیونکہ

شرمگاہ کھلنے کی پہلی ساعت میں آپ بے ہوش ہو کر گر پڑے جیسا کہ حدیث میں ذکر ہے

حدیث نمبر 3830: "[illegible]"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے عہد میں مسجد حرام کا مکانوں نے احاطہ کیا ہوا تھا اور یہ مسجد لوگوں پر تنگ تھی تو حضرت عمر نے اس میں توسیع کی اور ارد گرد کے گھروں کو خرید کر منہدم کر دیا اور مکان والوں کو ان کے مکانوں کی قیمت دی۔ پھر مسجد حرام کے گرد ایک دیوار بنائی جو انسان کی قامت سے کم تھی اور دیواروں کی بلندی پر چراغوں کو رکھا۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس میں دیگر جہات سے اضافہ کیا پھر اس میں حضرت عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ نے توسیع کی۔ پھر اس کے بعد ابو جعفر نے توسیع کی

کعبہ کی تعمیر کی تعداد:

علامہ شہاب الدین قسطلانی لکھتے ہیں کہ کعبہ کی تعمیر 10 مرتبہ ہوئی۔

(1) پہلی مرتبہ کعبہ کو فرشتوں نے بنایا (2) پھر حضرت آدم علیہ السلام نے کعبہ کو بنایا (3) تیسری بار کعبہ کو حضرت شیث علیہ السلام نے بنایا۔ (4) جب طوفان نوح سے کعبہ کے آثار مٹ گئے تھے تو پھر اسکو ابراہیم علیہ السلام نے بنایا (5) حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعمیر کے منہدم ہونے کے بعد اس کو عمالقہ نے بنایا (6) پھر اس کو جرہم نے بنایا (7) پھر اس کو قصی بن کلاب نے بنایا (8) پھر نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ملکر اس کو قریش نے بنایا۔ (9) پھر اس کو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے بنایا انہوں نے اس کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر بنایا (10) پھر حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے کے بعد حجاج بن یوسف نے اس کو پھر قریش کی بناء پر بنایا اور حطیم کو پھر کعبہ سے خارج کر دیا اور اب تک کعبہ اسی بناء پر قائم ہے۔

باب ایام الجاہلیۃ

بعض علماء نے کہا ہے کہ یہ وہ ایام ہیں جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت اور آپ کی بعثت کے درمیان کے ایام ہیں، لیکن یہ قول صحیح نہیں۔

علامہ کرمانی نے کہا! نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان جو انقطاع نبوت کا زمانہ ہے وہ جاہلیت کا زمانہ ہے، اسکو جاہلیت اس لئے کہا گیا ہے کہ اس میں لوگوں کی جہالات بہت زیادہ تھیں۔

پاس تو اس لڑکی نے اس کو اختیار کر لیا جس سے اسے قید کیا تھا پھر اسکے باپ نے یہ قسم کھائی کہ اب جب بھی اسکے ہاں بچی ہوئی تو وہ اس کو قتل کر دیگا پھر اس عمل کی پیروی کی جانے لگی اور زیادہ تر بچیوں کو اس وقت قتل کیا جاتا تھا جب ان کو مفلسی کی تنگی کا خوف ہوتا۔

حدیث نمبر 3826:

اس حدیث میں بلدح کا ذکر ہے ایک راوی نے کہا "یہ بنو فزارہ کے گھروں کی جگہ ہے یہ ایک وادی ہے جو تنعیم سے مکہ کے راستہ میں ہے۔

اس حدیث میں الانصاب کا لفظ ہے یہ النصب کی جمع ہے علامہ کرمانی نے کہا ہے کہ! اللہ کو چھوڑ کر جس نصب شدہ پتھر کی عبادت کی جائے اسے نصب کہتے ہیں۔

علامہ عینی لکھتے ہیں کہ! انصاب ان پتھروں کو کہتے ہیں جو کعبہ کے گرد تھے اور ان پتھروں کے اوپر وہ اپنے جانوروں کو بتوں کی خوشنودی کیلئے ذبح کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابن عم یعنی ان کو اس کھانے کے کھانے سے منع نہیں فرمایا تھا کیونکہ اس وقت تک آپکے اوپر وحی نازل نہیں ہوئی تھی اور آپکو اس وقت کسی چیز کے حلال یا حرام ہونے کی تبلیغ کا حکم نہیں دیا گیا تھا اور حضرت زید نے صرف اپنی رائے سے اس کھانے سے انکار کیا تھا کسی شرعی حکم کی وجہ سے منع نہیں کیا تھا۔

علامہ خطابی نے کہا ہے کہ! حضرت زید اس دستر خوان میں سے کھانے سے اس لئے رکے تھے کہ ان کو خدشہ تھا کہ اس میں وہ گوشت ہوگا جس کو غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کے ان ذبیحوں کو نہیں کھاتے جن کو وہ اپنے بتوں کے نام پر ذبح کرتے تھے۔

باب بنیان الکعبہ

اس باب میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ! نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات میں آپکی بعثت سے پہلے قریش کے ہاتھوں سے کعبہ کی تعمیر ہوئی۔

امام ابن اسحاق وغیرہ نے ذکر کیا ہے کہ! جب قریش نے کعبہ کی تعمیر کی تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر 35 سال تھی۔

اس میں اختلاف ہے کہ سب سے پہلے کس نے کعبہ کو بنایا!

پہلا قول: یہ ہے کہ اس کو فرشتوں نے بنایا تھا تاکہ وہ اللہ کے ڈر سے اسکے گرد طواف

کرتا۔ کیونکہ انہوں نے کہا تھا: "أتجعل فيها من يفسد فيها"
ترجمہ: کیا تو اس کو بنانے والا ہے جو زمین میں فساد کرے گا۔

دوسرا قول یہ ہے کہ کعبہ کو سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام نے بنایا تھا یہ ابن اسحاق کا قول ہے

تیسرا قول یہ ہے کہ کعبہ کو سب سے پہلے حضرت شیث علیہ السلام نے بنایا تھا اور حضرت آدم علیہ السلام کے عہد میں بیت المعمور تھا جس کو اٹھا لیا گیا تھا

چوتھا قول یہ ہے کہ کعبہ کو طوفان نوح کے وقت اٹھا لیا گیا تھا

پانچواں قول یہ ہے کہ حضرت ابراہیم کے عہد میں یہ نو ہاتھ کا تھا اور اس پر چھت نہیں تھی اور جب زمانہ اسلام سے پہلے قریش نے اس کو بنایا تو اس کو 9 ہاتھ اور زیادہ کر دیا تو یہ 18 ہاتھ ہو گیا اور اس کا دروازہ انہوں نے زمین سے اتنا اوپر رکھا کہ بغیر سیڑھی کے کوئی شخص اس میں داخل نہیں ہو سکتا تھا اور یہ اس وجہ سے کیا تھا کہ ہر مالک کے آزاد کردہ غلام نے کعبہ کا مال چوری کر لیا تھا سب سے پہلے اس میں غلاف تبع نے کام کیا۔ پھر جب حضرت ابن الزبیر نے اس کو بنایا تو اس میں 9 ہاتھ کا اور اضافہ کیا پس یہ 27 ہاتھ کا ہو گیا اور اب تک یہ اسی مقدار پر ہے

حدیث نمبر 3829 "اجعل إزارك على رقبتك"

ابو طفیل کی حدیث میں مذکور ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پتھر اٹھا کر لا رہے تھے تو آپکی شرمگاہ کھل گئی تو غیب سے آواز آئی کہ! اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی شرمگاہ کو ڈھانپو۔ اور یہ آپکو غیب سے پہلی ندا کی گئی تھی اور اس سے پہلے نہ اس کے بعد کبھی آپکی شرمگاہ دیکھی گئی۔

یہ اعلان نبوت سے 5 سال پہلے کا واقعہ ہے اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر 35 سال تھی آپکے چچا عباس نے اشارہ کیا کہ آپ اپنا تہبند اتار کر کندھے پر رکھ لیں اور شرمگاہ کھلنے سے زمانہ جاہلیت کے مطابق کوئی پرواہ نہ کریں اس وجہ سے وہ لوگ برہنہ طواف کرتے تھے آپ بے ہوش ہو کر گر پڑے کیونکہ آپ کے نزدیک یہ بہت سنگین بات تھی۔ اور یہ آپ پر وحی نازل ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے۔ اس حدیث میں یہ بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپکو بچپن میں بھی تمام قبائح سے محفوظ رکھا ہے اور اخلاق جاہلیت سے الگ ممتاز رکھا ہے۔ اس حدیث سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ اس سے پہلے شرمگاہ چھپانے کا حکم تھا اور اس حدیث میں یہ ذکر ہے کہ آپکی شرمگاہ لوگوں کے سامنے آ گئی تھی کیونکہ

قریش کے کعبہ کی بنیاد [illegible]

حدیث نمبر 3830 [illegible]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں [illegible]

کا مکانوں سے احاطہ کیا ہوا تھا اور مسجد تنگ ہو گئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے [illegible]

کی اور اردگرد کے گھروں کو خرید کر منہدم کر دیا اور مکان والوں کو ان کی قیمتیں ادا کر

دی پھر مسجد حرام کے گرد ایک دیوار بنا دی جو انسان کی قامت سے کم تھی [illegible]

بلندی پر چراغوں کو رکھا پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس [illegible]

پھر اس میں حضرت عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ نے توسیع کی [illegible]

کعبہ کی تعمیر کی تعداد :

علامہ شہاب الدین قسطلانی لکھتے ہیں کہ کعبہ کی تعمیر ۱۰ مرتبہ ہوئی ۔

① پہلی مرتبہ کعبہ کو فرشتوں نے بنایا ② پھر حضرت آدم علیہ السلام نے کعبہ کو بنایا

③ تیسری بار کعبہ کو حضرت شیث علیہ السلام نے بنایا ④ جب طوفان نوح سے کعبہ کے آثار مٹ

گئے تھے تو پھر اسکو ابراہیم علیہ السلام نے بنایا ⑤ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعمیر کے منہدم ہونے

کے بعد اس کو عمالقہ نے بنایا ⑥ پھر اس کو جرہم نے بنایا ⑦ پھر اس کو قصی بن کلاب

نے بنایا ⑧ پھر نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ مل کر اس کو قریش نے بنایا

⑨ پھر اس کو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے بنایا انہوں نے اس کو حضرت ابراہیم

علیہ السلام کی بنیادوں پر بنایا ⑩ پھر حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے کے بعد حجاج

بن یوسف نے اس کو پھر قریش کی بنا پر بنایا اور حطیم کو پھر کعبہ سے خارج کر دیا اور

اب تک کعبہ اسی بنا پر قائم ہے ۔

باب ایام الجاھلیۃ

بعض علماء نے کہا ہے کہ یہ وہ ایام ہیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت اور آپکی

بعثت کے درمیان کے ایام ہیں ۔ لیکن یہ قول صحیح نہیں ۔

علامہ کرمانی نے کہا ! نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عیسٰی علیہ السلام کے درمیان جو انقطاع

نبوت کا زمانہ ہے وہ جاہلیت کا زمانہ ہے ۔ اسکو جاہلیت اس لئے کہا گیا ہے کہ اس میں

لوگوں کی جہالات بہت زیادہ تھیں ۔

حدیث نمبر 3833: "[illegible]"

[illegible]

حدیث نمبر 3834: "کان اخشیٰ فی الجاھلیۃ"

علامہ کرمانی نے لکھا ہے کہ ابھی اللہ حضرت نوح علیہ السلام کے طوفان میں غرق ہونے سے محفوظ رہا اور اسکو آسمان کی طرف اٹھا لیا گیا تھا۔ اس سیلاب میں کعبہ غرق ہو گیا۔ اسکی حکمت یہ ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کا سیلاب عذاب تھا اور یہ اللہ پر عذاب نہیں تھا

حدیث نمبر 3835: "قالت مصمتۃ"

اس حدیث میں "مصمتۃ" کا لفظ ہے اس کا معنی ہے کہ وہ چپ رہنے والی ہیں کیونکہ یہ جائز نہیں ہے نیکی کلام کو ترک کرنا جائز نہیں ہے اور چپ رہنا جاہلیت کے اعمال میں سے ہے۔ اس حدیث سے یہ استدلال کیا گیا ہے کہ جس نے یہ قسم کھائی کہ وہ کلام نہیں کرے گا اس کیلئے مستحب یہ ہے کہ وہ کلام کرے اور اس پر کوئی کفارہ نہیں ہے۔ کیونکہ حضرت ابوبکر نے اس کو کفارہ ادا کرنے کا حکم نہیں دیا

علامہ خطابی نے اس حدیث کی شرح میں لکھا ہے کہ اہل جاہلیت کی عبادت چپ رہنا تھی۔ ان میں سے کوئی شخص دن اور رات چپ بیٹھا رہتا اور بات نہیں کرتا تھا۔ مسلمانوں کو اس سے منع کیا گیا اور ان کو حکم دیا گیا کہ وہ ذکر کریں اور نیکی کی باتیں کریں۔ علامہ عینی فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے چپ رہنے کی نذر مانی تو اسکو پورا کرنا لازم نہیں ہے۔

اعتراض: حضرت عبداللہ بن عمرو العاص رضی اللہ عنہ سے تو روایت ہے کہ! جو چپ رہا اس نے نجات پائی۔

جواب: باطل کلام کرنے سے بہتر چپ رہنا ہے اور جس چپ رہنے سے منع کیا گیا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ جو نیکی کی بات کر سکتا ہو اس کا چپ رہنا حرام ہے اور چپ رہنا اور باتیں کرنا دونوں امر مباح ہیں۔

حدیث نمبر 3836: "من کان حالفا فلا یحلف الا باللہ"

اس حدیث مبارکہ میں ہے! سنو جو قسم اٹھائے وہ اللہ کے سوا کسی کی قسم نہ کھائے [illegible] ہے کہ قسم اسکی کھائی جاتی ہے جو عظیم ہو اور حقیقت میں عظمت اللہ تعالیٰ

کے مطابق خلاصہ یہ ہے اللہ تعالیٰ کے اسماء اور صفات کے بغیر کسی اور کی قسم کھانا مکروہ ہے خواہ
نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قسم کھائے اور کعبہ کی اور فرشتوں کی اور امانت کی اور روح کی
اور امانت کی قسم کھانا سب سے شدید مکروہ ہے اگر تم یہ کہو کہ اللہ تعالیٰ نے خود مخلوقات کی
قسم کھائی ہے اس نے فرمایا "وَالصّٰفّٰتِ" اور "وَالذّٰرِیٰتِ"
اس کا جواب یہ ہے کہ! اللہ تعالیٰ مالک ہے وہ اپنی مخلوقات میں سے جسکی چاہے اس کا
شرف اور اسکی عظمت پر تنبیہ کرنے کیلئے اسکی قسم کھائے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے
اس حدیث میں مذکور ہے! کہ قریش اپنے آباء کی قسم کھاتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے اس سے منع کر دیا اور فرمایا "تم اپنے آباء کی قسم نہ کھاؤ کیونکہ یہ زمانہ جاہلیت کی قسم ہے

حدیث نمبر 3841: اَلَاکُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰہَ بَاطِلٌ

اس حدیث میں امیہ بن ابی الصلت کا ذکر ہے۔

واقدی نے کہا! کہ زمانہ جاہلیت میں اپنے ابتدائی زمانہ میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور
اپنی اوائل عمر میں یہ ایمان پر تھا پھر یہ ایمان سے منحرف ہو گیا

ابو الفرج نے کہا! کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے تو یہ اپنے دونوں بیٹوں
کو لے کر یمن کی طرف بھاگ گیا، پھر طائف کی طرف لوٹ آیا، اور ۲۲ ہجری میں فوت ہو گیا

اللہ کے سوا ہر چیز باطل ہے!

اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز زائل ہونے والی اور فانی ہے۔

اعتراض:

اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز باطل ہے حالانکہ اطاعات اور عبادات لامحالہ برحق ہیں
اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تہجد کی دعا میں فرمایا! تو حق ہے اور تیرا قول حق ہے
اور جنت و دوزخ حق ہیں "تو ان کو باطل کہنا کس طرح صحیح ہوگا؟؟

جواب:

اللہ تعالیٰ کے سوا سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفاتِ ذاتیہ اور فعلیہ
یعنی رحمت اور عذاب کے سوا

دوسرا جواب:

جنت اور دوزخ اللہ تعالیٰ کے باقی رکھنے سے باقی رہیں گی اور اہل جنت اور اہلِ
دوزخ اس میں دائماً باقی رہیں گے اور ہر چیز جو اللہ تعالیٰ کے ماسوا ہے اس پر زوال ممکن ہے

حدیث نمبر 3442 :-

اس حدیث میں خراج کا لفظ ہے! خراج کا معنی ہے کہ ایک شخص اپنے غلام سے کہے کہ تم مجھے روزانہ کما کر اتنی رقم لا کر دینا۔ سو وہ رقم خراج ہے

اس حدیث میں کہانت کا لفظ ہے! اس کا معنی ہے! بغیر دلیل شرعی کے اٹکل پچو سے مستقبل کے متعلق کوئی بات بتانا۔ زمانہ جاہلیت میں عربوں میں اس کا بہت رواج تھا

حدیث مبارکہ میں ہے! "حضرت ابوبکر نے جو کچھ کھایا تھا اسکی قے کر دی" کیونکہ اس غلام نے آپکو کہانت کے معاوضہ میں سے لا کر کھلایا تھا اور کہانت کے معاوضہ میں کھلانا حرام ہے نیز دھوکہ دے کر جو مال کمایا ہو اس میں سے کھانا بھی حرام ہے

بَابُ الْقَسَامَةِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

قسامت کا معنی ہے کہ! جن آدمیوں پر قتل کرنے کی تہمت ہے وہ قسم کھا کر کہیں کہ ہم نے قتل نہیں کیا

دوسرا قول یہ ہے کہ یہ ان پر قسم کو پیش کرنا ہے۔

عند امام شافعی :-

قسامت یہ ہے کہ! مقتول کے ورثاء استحقاق قصاص کے اعتبار سے ان کے اوپر قسم کو پیش کریں

حدیث نمبر 3445 :-

اس حدیث مبارکہ میں ہے! کہ بنو ہاشم کا ایک شخص تھا جس کو دوسرے فخذ نے اجرت پر رکھا تھا فخذ کا معنی ہے! جس میں قبیلہ سے کم افراد ہوں۔

فَقَالَ أَتَشْهَدُ الْمَوْسِمَ

یعنی کیا تم حج کے اجتماع میں جاؤ گے؟؟

ابو طالب نے کہا تم تین چیزوں میں سے ایک چیز قبول کر لو۔ ہو سکتا ہے کہ یہ تینوں چیزیں انکے درمیان معروف ہوں اور ان کا دستور ہوں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ابو طالب نے [illegible] ان 3 چیزوں کو وضع کیا ہو

اس حدیث میں [illegible] کا ذکر ہے! جس قسم پر مجبور کر دیا جائے اور قسم کھا [illegible]

[illegible]

اس حدیث میں ہے کہ! اس سے اس جگہ قسمیں نہ لیں جہاں قسمیں لی جاتی تھیں

وہ جگہ حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان ہے

صاحب توضیح نے کہا ہے کہ! اس حدیث سے امام شافعی نے یہ استدلال کیا ہے کہ 20 دینار یعنی 20 مثقال سے کم مقدار پر کسی شخص کو قسم کھانے پر مجبور نہ کیا جائے۔

علامہ عینی فرماتے ہیں کہ! نہ جانے اس حدیث سے یہ استدلال کس طرح کیا جائے گا اور اصحاب شافعی میں سے کسی نے یہ ذکر نہیں کیا کہ اس قول سے یہ استدلال کیا جائے گا

حدیث نمبر 3847 :- "لیس السعی ببطن الوادی"

اس حدیث میں سعی سے لغوی معنی مراد ہے یعنی دوڑنا

اور اس حدیث میں ہے کہ صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنا سنت نہیں ہے

علامہ ابن التین نے کہا ہے کہ! اس حدیث میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی مخالفت کی گئی ہے بلکہ فقہاء نے یہ کہا ہے کہ یہ دوڑنا فرض ہے

علامہ عینی فرماتے ہیں! کہ حضرت ابن عباس کی مراد یہ ہے کہ بہت تیز دوڑنا سنت نہیں ہے انکی مراد یہ نہیں ہے کہ نفس دوڑنا سنت نہیں ہے اس میں فقہاء کا اختلاف ہے

عند امام مالک، امام شافعی، امام محمد :-

صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنا حج کے ارکان میں سے ہے

عند احناف :-

صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنا حج کا رکن اور فرض نہیں ہے بلکہ حج کے واجبات میں سے ہے

حدیث نمبر 3848 :- "ولا تقولوا الحطیم"

اس حدیث میں مذکور ہے کہ! حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: حطیم نہ کہو۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ زمانہ جاہلیت میں جب لوگ آپس میں قسم کھاتے تو اپنے کوڑے یا جوتی یا کمان کو حطیم کی طرف پھینک دیتے اور یہ اس بات کی علامت تھی کہ انکی قسم منعقد ہو گئی ہے کیونکہ ان کا گمان تھا کہ حطیم انکے سامان کو ہضم کر جاتا ہے۔ الحطم کا معنی ہے! کسی چیز کو کھا جانا۔

اور ایک قول یہ ہے! کہ اس جگہ کو حطیم اس لئے کہتے ہیں کہ وہاں سے کعبہ کی دیوار کم کر دی گئی ہے اور وہ جگہ کعبہ کو شامل نہیں ہے اور کعبہ سے خارج اور باہر ہے

(کیونکہ حطیم کا معنی ہے کسی چیز کا ٹوٹا ہوا حصہ)

ایک قول یہ ہے کہ وہ اس جگہ کو حطیم اس لئے کہتے ہیں کہ جب کوئی شخص اس جگہ اپنے ظلم کرنے والے کے خلاف دعا کرتا تو اس کی دعا قبول ہو جاتی۔

ایک قول یہ ہے کہ وہ حطیم کا معنی زمزم اور رکن ہے اور وہاں پر دعا کرنے والوں کی بہت بھیڑ ہوتی ہے اس لئے اس کو حطیم کہتے ہیں۔

ایک قول یہ ہے کہ وہ حطیم کعبہ کا کنواں ہے لوگ جب کعبہ پر چڑھاوے کی اشیاء لاتے تھے تو اس کنویں میں ڈال دیتے تھے۔

ایک قول یہ ہے کہ وہ جو جگہ حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان ہے وہ حطیم ہے

ایک قول یہ ہے کہ وہ زمزم سے لے کر حجر اسود تک جو جگہ ہے وہ حطیم ہے

علامہ احمد بن اسماعیل کورانی لکھتے ہیں: حطیم اس جگہ کو کہتے ہیں جس کو قریش وسائل کی کمی کی وجہ سے کعبہ میں شامل نہ کر سکے لیکن وہ جگہ کعبہ کی حد میں ہے حضرت ابن عباس اس جگہ کو حطیم کہنے کو مکروہ قرار دیتے تھے کیونکہ یہ لفظ جاہلیت کا نام ہے زمانہ جاہلیت میں جب لوگ قسم کھاتے تو وہ اپنی جوتی یا کوڑے کو حطیم کی طرف ڈال دیتے پھر وہ طویل عرصہ تک پڑے رہنے کی وجہ سے شکستہ ہو کر خراب ہو جاتی اور ان کی مراد یہ ہوتی تھی کہ وہ جب تک حطیم میں رہیں گی وہ اپنی قسم پر برقرار رہیں گے

حدیث نمبر 3849:

حافظ ابن عبدالبر نے کہا ہے کہ: غیر مکلف کی طرف زنا کی اضافت کرنا اور جانوروں میں حدود کو قائم کرنا اہل علم کے نزدیک منکر (ناقابل تسلیم) ہے اور اگر یہ واقعہ صحیح ہو تو پھر وہ بندر جنات ہوں گے کیونکہ عبادات کے مکلف صرف جنات اور انسان ہیں اور ان کے علاوہ کوئی اور مکلف نہیں ہے

اس عبارت کو نقل کرنے کے بعد **علامہ کرمانی** فرماتے ہیں: ہو سکتا ہے کہ وہ بندر انسان ہوں اور ان کو مسخ کر کے بندر بنا دیا گیا ہو اور ان کی صورت انسانی متغیر کر دی گئی ہو یا یہ فعل محض زنا کی صورت ہو اسی طرح سنگسار کرنا بھی محض صورۃً ہو [illegible] یہ تھا اور نہ کسی کو سنگسار کیا گیا ہو۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

باب مبعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مبعث کا لفظ بعث سے ماخوذ ہے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible] بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے [illegible] کو فضیلت دی اور [illegible] کی اولاد میں سے [illegible] کو فضیلت دی اور [illegible] بنو ہاشم کو فضیلت دی اور بنو ہاشم میں سے مجھ کو فضیلت دی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اولاد آدم کی [illegible] زمانے میں [illegible] یہاں تک کہ میں اس قرن سے مبعوث ہوا جس میں تھا۔ [illegible]

حضرت عبد المطلب کا تذکرہ: جمہور کے نزدیک عبد المطلب کا نام [illegible] اسی وجہ سے شیبۃ الحمد ہے۔

ایک قول یہ ہے کہ وہ شیبہ ان کا لقب ہے اور ان کا نام عامر ہے اور ان کی کنیت ابو الحارث ہے حارث ان کے سب سے بڑے بیٹے کا نام ہے جب ان کے چچا المطلب بن عبد مناف ان کو لے کر مکہ آئے اور لوگوں نے ان کو دیکھا [illegible]

کے ان کا نام ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ (علیہ السلام) ہے تو لوگوں نے ان کو ۔۔۔ [illegible]
دی اور شیبہ کی بجائے عبد المطلب (یعنی المطلب کا غلام) کے طور پر ان کو پکارا گیا
اسی وجہ سے اسی نام کا غلبہ ہو گیا۔
عبد المطلب نبی اکرم علیہ الصلوۃ والسلام کی ولادت کے آٹھویں سال فوت ہو گئے۔ ان کو
الحجون میں دفن کیا گیا۔ ان کی عمر میں اختلاف ہے۔
ایک قول یہ ہے کہ :۔ ان کی عمر 80 سال تھی۔
دوسرا قول یہ ہے کہ :۔ ان کی عمر 110 سال تھی۔
تیسرا قول یہ ہے کہ :۔ ان کی عمر 120 سال تھی۔
ہاشم کا اصل نام عمرو ہے۔ ان کو ہاشم اس لئے کہا گیا کہ هشم کا معنی "توڑنا" ہے انہوں
نے گوشت کو توڑ کر روٹی کے ساتھ ثرید بنایا اور قحط کے زمانے میں اپنی قوم کو
کھلایا اس لئے ان کو ہاشم کہا گیا۔

"محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ
بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ
بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان"

عبد مناف :۔

ان کا نام مغیرہ ہے اور ان کی کنیت ابو عبد شمس ہے۔ ان کی خوبصورتی کی
وجہ سے ان کو بطحاء کا چاند کہا جاتا ہے۔ ان کو یہ لقب انکی والدہ نے دیا

قصی :۔

ان کا نام زید ہے قصی، قاص (قصہ گو) کی تصغیر ہے کیونکہ یہ اپنی قوم کے قصہ گو تھے۔

کلاب :۔

ان کا نام حکیم ہے۔ ان [illegible] شکار کرنے کا بہت شوق تھا۔ یہ زیادہ تر کتوں
سے شکار کرتے تھے۔ اس [illegible] ان کو کلاب کا لقب دیا گیا۔

ابو البرکات نے کہا :۔ ان کا نام [illegible] ہے اور ان کی ماں کا نام ھند بنت سریر بن ثعلبہ
بن الحارث بن فہر ہے۔

مرہ :۔

[illegible] (۲۰۳ق) حنظلہ کے وصف سے منقول ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ

مرۃ میں "مرۃ" مبالغہ کیلئے ہے۔ یونس بن مرارہ (ایک قسم حنظلی اور کڑواہٹ) سے منقول حنظلہ اس پھل کو کہتے ہیں جو بہت کڑوا ہوتا ہے (اردو میں اسے اندرائن کہتے ہیں)۔

کعب :-

ایک قول یہ ہے کہ! یہ اسم اس کعب سے منقول ہے جو کہ تھوڑے گھی کا ٹکڑا ہے جس گھی کو مشک میں رکھا جاتا ہے۔ یا یہ اسم اس کعب سے منقول ہے جس کا معنی ٹخنہ ہے یعنی پنڈلی اور قدم کے جوڑ کے دونوں طرف جو ابھری ہوئی ہڈی ہوتی ہے اور یہ قول درستی کے زیادہ قریب ہے۔

سہیلی نے کہا کہ :- ان کا نام کعب اس لئے رکھ گیا ہے کہ یہ اپنی قوم کے عیوب پر پردہ رکھتے تھے اور ان کے ساتھ نرمی کرتے تھے اور یہ کعب القدم (ٹخنہ) سے منقول ہے

ابن درید نے کہا کہ :- ٹخنہ کی ہڈی بلند ہوتی ہے اور یہ بھی اپنی قوم میں بلند مرتبہ کے تھے اور لوگ ان کی اطاعت کرتے تھے۔ انہوں نے سب سے پہلے اپنی قوم کو جمعہ کے دن جمع کیا اور وہ جمعہ کے دن کو یوم العروبہ کہتے تھے حتیٰ کہ اسلام آگیا۔

لوئی :-

اکثر علماء کے نزدیک لوئی "لائی" کی تصغیر ہے۔ لائی کا معنی ہے! جنگلی بیل

غالب :-

ان کی کنیت ابو تیم ہے اور ان کی والدہ کا نام لیلی بنت حارث بن تمیم بن سعد بن ھذیل بن مدرکہ ہے۔

فہر :-

ابن درید نے کہا کہ! فہر کا معنی ہے چکنا پتھر جو ہتھیلی میں آجائے اور یہ اسم مونث ہے اور **ابو ذر الہروی نے کہا :-** یہ اسم مذکر اور مونث ہے۔

سہیلی نے کہا :- فہر کا معنی ہے! لمبا پتھر اور انکی کنیت ابو غالب ہے

کلبی کا قول ہے :- یہ قریش کی ایک جماعت ہے۔

علی بن کیسان نے کہا کہ! فہر قریش کا باپ ہے

مالک :-

ان کی کنیت ابو الحارث ہے اور انکی والدہ عاتکہ بنت عدوان ہیں۔

نضر:

ان کا نام قیس ہے ان کے حسن و جمال اور ان کے چہرے کی تر و تازگی اور شادابی کی وجہ سے ان کا نام نضر رکھا گیا سرخ سونے کو نضر کہتے ہیں

کنانہ:

کنانہ کا معنی ہے تیروں کے رکھنے کا ظرف یعنی ترکش۔ انکی کنیت ابو النضر ہے اور انکی والدہ کا نام عوانہ بنت سعد بن قیس ہے

خزیمہ:

خزیمہ، خزمہ کی تصغیر ہے۔ اس کا واحد خزم ہے۔ یہ وہ درخت ہے جسکی ڈاڑھی سے رسیاں بنائی جاتی ہیں۔ زجاج نے کہا کہ ہو سکتا ہے کہ یہ لفظ خزم ہو۔ جب کوئی شخص کسی کی ناک میں نکیل ڈالے تو کہتے ہیں۔ خزمتہ

مدرکہ:

جمہور کے نزدیک ان کا نام عمرو ہے۔ ابن اسحاق نے کہا! عامر ہے اور ان کے بھائی کا نام طابخہ (پکانے والا) ہے ان کو مدرکہ (پانے والا) اس لئے کہا گیا کہ انہوں نے اور ان کے بھائی نے ایک شکار کیا جس وقت یہ اس شکار کو پکا رہے تھے تو ان کے اونٹ بھاگ گئے۔ پس عامر ان کی طلب میں گئے حتی کہ انہوں نے اونٹوں کو پا لیا اور ان کا بھائی شکار کو پکاتا رہا۔ جب یہ شام کو اپنے والد کے پاس گئے تو دونوں نے اس قصہ کا ذکر کیا۔ تو ان کے والد نے عامر سے کہا! تم مدرکہ (پانے والا) ہو اور ان کے بھائی عمرو سے کہا تم طابخہ (کھانا پکانے والے) ہو

الیاس:

الیاس، حضرت الیاس علیہ السلام کے نام کے مشابہ ہے۔ دوسروں نے کہا ی پر زبر ہے اور یہ لفظ یاس سے ہے جو امید کی ضد ہے۔ یہ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے قربانی کے اونٹوں کو بیت اللہ کی طرف بھیجا

مضر:

مضر کا لفظ مضرہ سے ماخوذ ہے اس کا معنی ہے [illegible]

نام مضر اس لئے رکھا گیا کہ ان کا رنگ دودھ کی طرح سفید تھا۔
دوسرا قول یہ ہے کہ چونکہ یہ کھٹی دودھ پینے کو بہت پسند کرتے تھے اس لئے ان کا نام مضر رکھا گیا۔ یہ پہلے شخص تھے جنہوں نے اونٹوں کو تیز چلانے کیلئے گیت گانے کی ابتداء کی کیونکہ یہ بہت خوش آواز تھے۔ انکی والدہ کا نام سودہ بنت عک تھا۔ اور ایک قول یہ ہے کہ ؟ حبیبہ بنت عک تھا۔

نزار :

نزار نون پر زیر ہے اور زیر بھی ہے۔ اس کا معنی ہے ! تھوڑی سی چیز۔ جب یہ پیدا ہوئے تو ان کے والد نے ان کی آنکھوں کے درمیان نور دیکھا۔ اور یہ نور نبوت تھا۔ اس کو دیکھ کر یہ بہت خوش ہوئے اس وجہ سے ان کا نام نزار رکھا کیونکہ ان کی آنکھوں کے درمیان تھوڑا سا نور دیکھا تھا۔ ان کی کنیت ابو ایاد ہے۔

معد :

میم اور عین پر زبر ہے اور دال پر تشدید ہے۔

ابن الانباری نے کہا : اس میں تین قول ہیں

(1) یہ عَدٌّ سے مفعل کے وزن پر معد ہے۔

(2) یہ معد فی الارض کا فعل ہے۔ یہ اس وقت کہتے ہیں جب کوئی شخص زمین میں کوئی فرابی کرے۔

(3) یہ مَعَدَّ سے بنا ہے۔ یہ فارس کے آخر میں ایک جگہ ہے

عدنان :

عدنان ؛ عدن سے بنا ہے۔ اس کا معنی ہے ! کسی کو ٹھہرانا۔ اور اسی سے معدن بنا ہے جس کا معنی ہے ! جواہر کی کان۔ کیونکہ اس میں بھی جواہر کی تلاش میں قیام کیا جاتا ہے۔

باب ما لقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واصحابہ من المشرکین بمکۃ

حدیث نمبر 3853: "فسجد فما بقی احد"

اس حدیث میں جس انسان کا ذکر ہے کہ اس نے سجدہ نہیں کیا تھا وہ امیہ بن خلف یا الولید بن مغیرہ تھا۔

حدیث نمبر 3854: "بسلی جزور فقذفہ علی ظہر النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"

اس حدیث میں "سلا جزور" کا لفظ ہے، اس کا معنی ہے! اونٹنی کا بچہ دان یعنی وہ کھال جس میں اونٹنی کا بچہ لپٹا ہوا ہوتا ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں کہ: جانوروں کا بچہ جس کھال میں ہوتا ہے، اس کو "السلی" کہتے ہیں اور آدمیوں کا بچہ جس کھال میں ہوتا ہے اس کو "مشیمہ" کہتے ہیں۔

فقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اللھم علیک الملأ من قریش

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دعائے ضرر کرنے کی توجیہ:

اعتراض:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو زیادتی کی جاتی آپ اس پر صبر کرتے تھے اور اس کا بدلہ نہیں لیتے تھے تو اس موقع پر آپ نے کفار کے خلاف دعائے ضرر کیوں کی؟

جواب:

آپ علیہ الصلوۃ والسلام کی ذات پر جو ظلم اور زیادتی کی جاتی تھی اس کو آپ برداشت کر لیتے تھے لیکن دین کے معاملہ میں آپ کسی زیادتی کو برداشت نہیں کرتے تھے ان کافروں نے نماز کی حالت میں آپکی پیٹھ پر نجاست ڈال کر آپکی نماز اور آپکی عبادت میں خلل ڈالا اس لئے آپ نے ان کے خلاف دعائے ضرر کی۔

حدیث نمبر 3855: "عن ھاتین الآیتین ما امرھما"

سعید بن جبیر نے سورۃ فرقان آیۃ 70 اور سورۃ النساء آیۃ 93 کے درمیان تطبیق کا سوال کیا۔ سعید بن جبیر کو اشکال یہ تھا کہ! سورۃ فرقان آیۃ 70 سے معلوم ہوتا ہے کہ توبہ کرنے سے گناہ معاف ہو جاتا ہے" اور سورۃ نساء آیۃ 93 سے معلوم ہوتا ہے کہ قتل کے گناہ پر سزا ملنی واجب ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ! الفرقان 70 کفار کے متعلق نازل ہوئی اور النساء 93 مسلمانوں کے قتل [illegible]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ [illegible] روایت ہے کہ [illegible] مسلمان کو قتل [illegible]
[illegible] نہیں ہو گی اور وہ [illegible] روایت [illegible] ہے کہ [illegible]
مذہب بھی ہے اور ان [illegible] روایت [illegible] کہ [illegible] مسلمان کو
قتل کرے تو اس کی توبہ [illegible] قبول [illegible] ہے [illegible]

ترجمہ :-

" اور جس شخص نے کوئی گناہ [illegible] [illegible]
اس نے اللہ سے مغفرت طلب کی تو وہ اللہ کو بہت بخشنے والا مہربان پائے گا "

حضرت ابن عباس کی یہ دوسری روایت ہی تمام اہل سنت صحابہ تابعین اور بعد کے
علماء اور فقہاء کا مذہب ہے

علامہ نووی نے کہا ہے کہ ! بعض متقدمین سے جو اسکے خلاف منقول ہے تو وہ مسلمانوں
کو مسلمانوں کے قتل کرنے سے ڈرانے اور تغلیظ اور تحذیر پر محمول ہے

دوسرا جواب :-

سورۃ النساء میں یہ فرمایا ہے کہ ! اسکی سزا یہ ہے کہ اس کو دائمی عذاب دیا
جائے گا اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ اسے یہ عذاب دیا ہی جائے گا کیونکہ بعض
اوقات استحقاق بتانا مقصود ہوتا ہے

مجاہد نے بھی یہی کہا ہے کہ ! سورۃ النساء اس شخص پر محمول ہے جو مسلمان کو قتل
کر کے توبہ نہ کرے لیکن جو قتل کرنے کے بعد نادم ہوا اور تائب ہوا تو اللہ تعالیٰ اپنی
رحمت سے اس کو معاف فرما دے گا

باب اسلام سعد رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر 3858 :- " مَا أَسْلَمَ أَحَدٌ إِلَّا فِي الْيَوْمِ الَّذِي أَسْلَمْتُ فِيهِ "

اعتراض :-

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے پہلے حضرت ابو بکر ، حضرت علی
حضرت خدیجہ اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہم اسلام لا چکے تھے پھر حضرت سعد کا
یہ قول کیسے درست ہو گا کہ سب لوگ اسی دن اسلام لائے جس دن میں اسلام
لایا تھا ؟ ؟